ماہنامہ
انصاراللہ

اپریل 2013ء جمادی الثانی 1434ھ / شہادت 1392ہش

’’ہمارے سیّد و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے اعلیٰ‘‘

سیدنا حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:

’’سب سے زیادہ اَکمل و اَقویٰ و اَشرف زندگی ہمارے سیّد و مولیٰ فِداءٌ لَہٗ نَفْسِی وَ اَبِی وَ اُمّی ﷺ کی ہے۔ حضرت مسیح تو صرف دوسرے آسمان میں اپنے خالہ زاد بھائی اور نیز اپنے مرشد حضرت یحییٰ کے ساتھ مقیم ہیں لیکن ہمارے سیّد و مولیٰ ﷺ سب سے اعلیٰ مرتبہ آسمان میں جس سے بڑھ کر اور کوئی مرتبہ نہیں تشریف فرما ہیں۔ عِنْدَ سِدْرَۃِ الْمُنْتَھٰی بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی۔ اور اُمّت کے سلام و صلوات برابر آنحضرتؐ کے حضور میں پہنچائے جاتے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَکْثَر مِمَّا صَلَّیْتَ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْ اَنْبِیَآئِکَ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔‘‘

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 226 حاشیہ)

اس شمارہ میں

- آنحضرت ﷺ کی عبادات
- وقفِ نو اور جامعہ احمدیہ
- انصاراللہ کو زریں نصائح
- صلہ رحمی
- کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے
- 15ویں سالانہ سپورٹس ریلی (رپورٹ)

دعاؤں کی خصوصی تحریک

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پاکستان میں رہنے والے احمدیوں کو نفلی روزہ کی تحریک اور دعاؤں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے 7/ اکتوبر 2011ء کو فرمایا:۔

''......اگر سو فیصد پاکستانی احمدی خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے آگے جھک جائیں تو ان حالات کا خاتمہ چند راتوں کی دعاؤں سے ہو سکتا ہے۔'' (روزنامہ الفضل ربوہ 11/ اکتوبر 2011ء)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ مورخہ 8 مارچ 2013ء میں احباب جماعت کو درج ذیل دعاؤں کی تحریک فرمائی

☆'' رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّار'' (البقرہ:202)

اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی حسنہ عطا کر اور آخرت میں بھی حسنہ عطا کر اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

☆'' رَبَّنَا لاَ تُؤَاخِذْنَا إِن نَّسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلاَ تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْراً كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلاَ تُحَمِّلْنَا مَا لاَ طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنتَ مَوْلاَنَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ. اے ہمارے رب! ہمارا مؤاخذہ نہ کر اگر ہم بھول جائیں یا ہم سے کوئی خطا ہو جائے اور اے ہمارے رب! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جیسا ہم سے پہلے لوگوں پر ان کے گناہوں کے نتیجہ میں تو نے ڈالا اور اے ہمارے رب! ہم پر کوئی ایسا بوجھ نہ ڈال جو ہماری طاقت سے بڑھ کر ہو اور ہم سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے۔ اور ہم پر رحم کر تو ہی ہمارا والی ہے پس ہمیں کافر قوم کے مقابل پر نصرت عطا کر۔

☆''رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِي وَانْصُرْنِي وَارْحَمْنِي'' کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی حفاظت میں رکھے ہماری مدد فرمائے اور ہم پر رحم فرمائے۔

فرمایا:''یہ دعا بھی آج کل بہت زیادہ پڑھنے کی ضرورت ہے۔ مجھے بھی اس دعا کی طرف خاص توجہ دلائی گئی ہے۔''

''پاکستان کے احمدیوں کو میں خاص طور پر کہتا ہوں کہ اپنے جائزے لیتے ہوئے اس طرف خاص توجہ دیں۔ اپنی نمازوں میں ان دعاؤں کو خاص جگہ دیں اور ہر احمدی دعاؤں کی وہ روح اپنے اندر پیدا کرے۔''

حضور انور نے 15/ مارچ 2013ء کے خطبہ جمعہ میں آج کل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیت الدعا میں لکھی ہوئی یہ دعا پڑھنے کی بھی تحریک فرمائی۔

☆يَا رَبِّ فَاسْمَعْ دُعَائِيْ وَمَزِّقْ اَعْدَائَكَ وَأَعْدَائِي وَاَنْجِزْ وَعْدَكَ وَانْصُرْ عَبْدَكَ وَأَرِنَا اَيَّامَكَ وَشَهِّرْ لَنَا حُسَامَكَ وَلَاتَذَرْمِنَ الْكَا فِرِيْنَ شَرِيراً.

یعنی اے میرے ربّ! تو میری دعا سن اور اپنے دشمنوں اور میرے دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے اور اپنا وعدہ پورا فرما اور اپنے بندے کی مدد فرما اور ہمیں اپنے دن دکھا اور ہمارے لئے اپنی تلوار سونت لے اور انکار کرنے والوں میں سے کسی شریر کو باقی نہ رکھ۔

نیز فرمایا: پہلے بھی کچھ عرصہ ہوا جماعت کو اس طرف توجہ دلا چکا ہوں کہ اپنے عملوں کو خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالتے ہوئے اجتماعی رنگ میں اس کے آگے جھک جائیں تو تھوڑے عرصہ میں انشاء اللہ تعالیٰ انقلاب آ سکتا ہے۔

(قیادت تربیت انصار اللہ پاکستان)

ماہنامہ **انصار اللہ**

صرف احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

شہادت 1392 ہش / اپریل 2013ء / جلد 54 / شمارہ 04

ایڈیٹر: احمد طاہر مرزا

فہرست

ادا ریہ	4	وقفِ نو اور جامعہ احمدیہ	11
صلہ رحمی (درس القرآن)	6	نعتِ رسول ﷺ	22
رحمی رشتے (درس الحدیث)	7	آنحضرت ﷺ کی عبادات	23
کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے (کلام الامام)	8	سبیل الرشاد (انصار اللہ کو زریں ہدایات)	32
وَ اِنِّیْ لَصَادِقٌ (عربی منظوم کلام)	9	15 ویں سالانہ سپورٹس ریلی (رپورٹ)	36
راہِ حق بر صادقاں (فارسی منظوم کلام)	10	اخبارِ مجالس	40

نمازیں سنوار کر پڑھو اور دعاؤں میں لگے رہو

"شریعت کی اصل غرض تزکیۂ نفس ہوتی ہے اور انبیاء علیہم السلام اسی مقصد کو لے کر آتے ہیں۔ اور وہ اپنے نمونہ اور اسوہ سے اس راہ کا پتہ دیتے ہیں جو تزکیہ کی حقیقی راہ ہے۔...... میں بھی اسی منہاج (۔) پر آیا ہوں۔ پس اگر کوئی یہ چاہتا ہے کہ میں کسی ٹوٹکے سے قلب جاری کر سکتا ہوں تو یہ غلط ہے۔ میں تو اپنی جماعت کو اسی راہ پر لے جانا چاہتا ہوں جو ہمیشہ سے انبیاء علیہم السلام کی راہ ہے جو خدا تعالیٰ کی وحی کے ماتحت تیار ہوئی ہے۔ پس اور راہ وغیرہ کا ذکر ہماری کتابوں میں آپ نہ پائیں گے اور نہ اس کی ہم تعلیم دیتے ہیں اور نہ ضرورت سمجھتے ہیں۔ ہم تو یہی بتاتے ہیں کہ نمازیں سنوار کر پڑھو اور دعاؤں میں لگے رہو۔" (ملفوظات جلد چہارم، مطبوعہ ربوہ صفحہ 242)

نائبین: ○ ریاض محمود باجوہ ○ نوید مبشر شاہد ○ مبشر احمد خالد

فون نمبر 047-6212982 ـ فیکس 047-6214631 موبائل نمبر مینیجر (0336-7700250)

ویب: ansarullahpk.org قائد اشاعت: quaid.ishaat@ansarullahpk.org

ای میل: magazine@ansarullahpk.org: ansarullahpakistan@gmail.com

پبلشر: عبدالمنان کوثر پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ کمپوزنگ و ڈیزائننگ: فرحان احمد ذکاء

مقام اشاعت: دفتر انصار اللہ دارالصدر جنوبی، چناب نگر (ربوہ) مطبع: ضیاء الاسلام پریس

شرح چندہ پاکستان سالانہ 200: روپے۔ قیمت فی پرچہ: 20 روپے

اداریہ

عالمگیر انوار و برکاتِ سماویہ

ہستی باری تعالیٰ کے زندہ نشانات ہوں یا دعاؤں کی قبولیت کا عالم، وقف زندگی کا میدان عمل ہو یا مالی قربانیوں کے روح پرور نظاروں کا جہاں، سلسلہ احمدیہ میں تائیدات الٰہیہ کے بہت زیادہ ایسے نظارے مشاہدہ کئے جاتے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے لاکھوں ذاتی تجربات کی بناء پر قبولیت دعا کو قیمتی متاع اور نہایت پیارا خزانہ قرار دیا ہے۔ اور جن کا مولیٰ خدا تعالیٰ ہو انہیں دنیا والوں کی پرواہ ہی کیا ہے۔ بمطابق ارشاد ربانی ان پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ وہ غم کریں گے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''اللہ جلّ شانہٗ اُس شخص کا دشمن ہوجاتا ہے جو اُس کے برگزیدوں اور پیاروں کا دشمن ہے۔ جو شخص مجھے برا کہتا ہے یا لعن طعن کرتا ہے اس کے عوض میں کسی برگزیدہ اور محبوب الٰہی کی نسبت شوخی کا لفظ زبان پر لانا سخت معصیت ہے۔ ایسے موقع پر درگزر کرنا اور نادان دشمن کے حق میں دعا کرنا بہتر ہے کیونکہ اگر وہ لوگ مجھے جانتے کہ میں کس کی طرف سے ہوں تو ہرگز برا نہ کہتے''۔ ❶

گزشتہ چند سالوں سے ہمارے امام ہمام عالمی اور ملکی حالات کے تناظر میں متعدد مواقع پر ہمیں مسلسل در مولیٰ پر جھکے رہنے اور دعاؤں میں خاص طور پر سوز و گداز پیدا کرنے کی تحریک فرمارہے ہیں۔ آپ نے سالِ گزشتہ کی آخری سہ ماہی اور سال رواں کی پہلی سہ ماہی میں بار بار خاص دعاؤں کی تحریک فرمائی ہے اور حالیہ 8 اور 15 / مارچ 2013ء کے خطبات میں حضور انور ایدہ اللہ نے ایک بار پھر احباب جماعت کی توجہ دعاؤں اور استغفار کی طرف مبذول کروائی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں یار نہاں میں نہاں ہوکر اپنی عبادات اور فقیرانہ دعاؤں کو عرش الٰہی کے کنگروں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ہاتھ میں ہے ہمارے دعا کا عصا ، اس نئے دور کے ساحروں کے لئے
لے کے آئیں نئی رسیاں سوٹیاں ، ہے یہ پیغام جادوگروں کے لئے

اس الٰہی سلسلہ کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان مالی قربانیوں اور چندوں کا جاری نظام بھی ہے جو ساری دنیا میں منفرد حیثیت کا حامل نظام ہے۔ اس بارہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''یہ بھی خدا تعالیٰ کا جماعت پر فضل ہے کہ جماعت احمدیہ کے پیسے میں اللہ تعالیٰ نے جو برکت رکھی ہے وہ اُن کے ہاں نظر نہیں آتی۔ ابھی گزشتہ دنوں جب میں نے جامعہ احمدیہ جرمنی کا افتتاح کیا تو وہاں ایک اخباری نمائندے نے جو...... پاکستانی اخبار کے نمائندے تھے، مجھ سے پوچھا کہ اس پراجیکٹ کے لئے حکومت سے بھی یا کہیں سے کوئی مدد لی گئی ہے؟ تو مَیں نے اُسے کہا کہ ہمارے سب کام اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے افراد کے چندوں سے ہوتے ہیں اور یہ عمارت بھی احباب جماعت کے چندوں سے ہی بنی ہے۔ لیکن جو خرچ اس پر ہوا ہے، اگر کوئی حکومتی ادارہ یہ اتنی بڑی عمارت بناتا یا کوئی اور ادارہ بھی اس عمارت کے لئے خرچ کرتا تو اس سے بہت زیادہ خرچ ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے جماعتی پیسہ میں برکت بھی رکھی ہوئی ہے اور تھوڑے میں بہت سے کام ہوجاتے ہیں۔ پس جس نیک نیت سے احباب جماعت چندہ دیتے ہیں، اللہ تعالیٰ اُتنی ہی اس

میں برکت بھی رکھتا ہے۔...... کو چندہ دے کر افرادِ جماعت نہ تو پوچھتے ہیں، نہ ہی احسان جتاتے ہیں، لیکن خرچ کرنے والے احباب جو جماعتی انتظامیہ ہے، کو بہت زیادہ محتاط ہونا چاہئے۔ خرچ بڑا پھونک پھونک کر کرنا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کے طفیل ہی ہم یہ کشائش دیکھ رہے ہیں۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ کشائش اور ہمارے پیسے میں برکت کے نظارے ہم دیکھتے رہیں گے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس فکر کو بھی سامنے رکھنا چاہئے کہ جہاں تک پیسہ آنے کا سوال ہے اُس کی تو کوئی فکر نہیں۔ (فکر ہے تو یہ کہ) کہیں ان خرچ کرنے والوں کے دل دنیا داری کی لپیٹ میں نہ آ جائیں اور جماعتی اموال کا درد نہ رہے۔

اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ جماعتی اموال کے خرچ کرنے کا ایک طریقہ کار ہے۔ مختلف جگہوں پر چیک ہوتے ہیں۔ لیکن پھر بھی خرچ کرنے والوں کو جہاں اس طرف توجہ دینی چاہئے وہاں توبہ و استغفار سے اللہ تعالیٰ کی مدد بھی لیتے رہنا چاہئے۔ جب جماعت بڑھتی ہے، جماعت کے اموال میں وسعت پیدا ہوتی ہے تو جہاں مخالفین اپنی کوششوں میں تیزی پیدا کرتے ہیں، وہاں منافقین کے ذریعے وہ جماعت میں رخنہ ڈالنے کی کوشش بھی کرتے ہیں۔ گو ان کی کوششیں بے اثر ہوتی ہیں لیکن ہمیں ہمیشہ محتاط رہنے اور استغفار اور دعا کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کے جماعت پر جو فضل ہیں، جو ہر آن تائید و نصرت کے نظارے ہیں وہ اُس وقت تک ہم دیکھتے رہیں گے جبتک ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے تعلق کو مضبوط سے مضبوط تر کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے۔ مجھے تو کبھی یہ فکر پیدا نہیں ہوئی کہ فلاں کام کی تکمیل کس طرح ہوئی ہے؟ جو بھی منصوبہ (تیار) کیا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ ہمیشہ خود ہی انتظام کر دیتا ہے۔

یہ بھی ایک حیرت انگیز مضمون ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ احمدیوں کے دل میں ڈالتا ہے اور کس طرح وہ بڑھ چڑھ کر قربانی میں حصہ لیتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی خاطر مالی قربانی دینے کا وقت آتا ہے تو احمدی اپنا پیٹ کاٹ کر بھی قربانیاں دیتے ہیں۔ بھوکے رہنا گوارا کر لیتے ہیں لیکن یہ گوارا نہیں کرتے کہ اپنے چندے دینے کا انکار کریں یا کسی طرح کمی کریں۔ یہی انبیاء کی جماعتوں کی نشانی ہے کہ وہ ہر قسم کی قربانی کیلئے تیار رہتے ہیں اور کرتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ ہم نے کچھ بھی نہیں کیا۔ جماعت کا احسان سمجھتے ہیں، خدا تعالیٰ کا احسان سمجھتے ہیں کہ اُن سے چندہ وصول کر لیا۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ جب چندہ لینے پر پابندی لگائی جائے تو اکثر بے چین ہو کر اس سزا کو واپس لینے کی درخواست کرتے ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ اگر ہم سے چندہ وصول کر لیا جائے تو جماعت کا ہم پر احسان ہوگا۔ نئے شامل ہونے والے جو جماعتی نظام کو سمجھ لیتے ہیں، جن کی تربیت اچھے طور پر ہوتی ہے، وہ بھی مالی قربانی میں آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بعض دفعہ جماعتوں نے طوعی چندوں کے جو ٹارگٹ مقرر کئے ہوتے ہیں، اُن میں اگر کہیں کمی ہو جائے تو بعض صاحبِ حیثیت لوگ خود ہی کہتے ہیں کہ ہم کمی پوری کر دیں گے۔ اُن کے اندر سے آواز اُٹھ رہی ہوتی ہے۔ اُن کو کوئی مجبوری نہیں ہوتی، اُن کو زور نہیں دیا جا رہا ہوتا، بلکہ اندر کی ایک آواز ہوتی ہے کہ اس کمی کو پورا کرنا ہے۔ یہ سب کیوں ہے؟ اس لئے کہ اُنہیں اللہ تعالیٰ کے اس اعلان کی آواز آ رہی ہوتی ہے کہ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ❷ اور ان پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ وہ غم کریں گے۔ اُنہیں اُخروی زندگی پر ایمان، یقین اور اُس کی فکر ہوتی ہے جس کیلئے وہ قربانی کرتے ہیں۔" ❸

1- مجموعہ اشتہارات جلد سوم اشتہار نمبر 263 صفحہ 550، ناشر الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ۔ 2- سورۃ البقرہ: 263۔
3- خطبہ جمعہ 4/ جنوری 2013ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل یکم تا 7/ فروری 2013ء۔

درس القرآن

صلہ رحمی

وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ۝ [1]

اور وہ لوگ جو اسے جوڑتے ہیں جسے جوڑنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور اپنے ربّ سے ڈرتے ہیں اور برے حساب سے خوف کھاتے ہیں۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اُن تعلقات کے جوڑنے کا فرمایا ہے جن کے جوڑنے کا صرف یہ حکم نہیں کہ جوڑنا ہے بلکہ قائم رکھنے کا حکم فرمایا ہے۔ تعلقات جوڑے اور پھر قائم رکھے۔ یعنی ایک مومن، ایک حقیقی مومن جسے اللہ تعالیٰ نے مومنانہ فراست بخشی ہے، اس بات کا تصور ہی نہیں کرسکتا ہے کہ وہ ایسے کام کرے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے خلاف ہوں۔ پس جب وہ ایک حقیقی مومن ہے، اللہ تعالیٰ سے ایک دفعہ تعلق جوڑتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق اُن تعلقوں کو جوڑتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے فرمائے ہیں تو پھر اُن پر دوام اختیار کرتا ہے۔ فرمایا کہ ایک صاحبِ عقل اور حقیقی مومن کی نشانی یہ ہے کہ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ ۔ یعنی وہ اُن تعلقات کو قائم کرتے ہیں جن کے قائم کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس حصہ آیت کی وضاحت کرتے ہوئے خلاصۃً اس طرح فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اور محبت میں کمال حاصل کرکے اُس کے حکم اور اُس کی ہدایت کے ماتحت مخلوق کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور مخلوق سے رشتہ اتحاد واخوت اور احسان جوڑتے ہیں۔ پھر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اور محبت کا کمال اس لئے حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ کہ اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور بُرے حساب سے خوف رکھتے ہیں۔ اپنے ربّ کی خشیت دل میں رکھتے ہیں۔ اور خشیت لغت میں کسی اعلیٰ صفات والی چیز کے کمال وحسن کو پہچاننے کے بعد اُس کے ہاتھ سے جاتے رہنے کے خوف کو کہتے ہیں۔ کہ کہیں میرے ہاتھ سے نکل نہ جائے۔ یعنی خشیت اُس وقت بولا جاتا ہے جبکہ اُس چیز کی معرفت حاصل ہو جس سے خوف کیا گیا ہے۔ نیز خوف نقصان یا ضرر کا نہ ہو بلکہ اس وجہ سے ہو کہ انسان یقین کرے کہ وہ چیز نہایت اعلیٰ اور عظمت والی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ اپنی غفلت کی وجہ سے اُس کا قرب کھو بیٹھوں اور ایک مومن کے نزدیک زمین وآسمان میں سب سے اعلیٰ اور عظمت والی چیز خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔[2]

.....پس یہ خشیت اور برے حساب کا خوف ایک مومن کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور مخلوق کے حق ادا نہ کرنے کی وجہ سے دامن گیر ہوتی ہے اور ہونی چاہئے۔ ..... یہی مومن کی نشانی ہے۔ وہ یہ برداشت ہی نہیں کرسکتا کہ خدا تعالیٰ اُس سے ناراض ہو، اُس کو دھتکار دے۔ عموماً یہی کہا جاتا ہے بلکہ ایک حقیقی مومن نہ بھی ہو، تھوڑا سا بھی ایمان ہو تو وہ یہی چاہتا ہے لیکن دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سے ہیں جو قرآن کریم پڑھتے ہیں ..... ۔ وہ کبھی یہ پسند نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دھتکارے جائیں لیکن اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حق ادا نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے جن تعلقات کو جوڑنے کا حکم دیا ہے، اُن کو حقیقی رنگ میں جوڑنے کی کوشش نہیں کرتے۔ یہ تضاد ہے جو دنیا میں اکثر (مومنوں) کی اکثریت میں نظر آتا ہے۔ ایک خواہش اور دعویٰ کے باوجود نظر آتا ہے۔ اور احمدیوں کے بارے میں بھی ہم سو فیصد نہیں کہہ سکتے کہ وہ اس تعریف کے اندر آتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے مومن کی بتائی ہے۔ پس ہمیں بھی اس بارے میں اپنے جائزے لیتے رہنا چاہئے۔[3]

1۔سورۃ الرعد: 22۔ 2۔تفسیر کبیر جلد 3 صفحہ 409۔ 3 (خطبہ جمعہ یکم مارچ 2013ء از الفضل انٹرنیشنل لندن 22 تا 28 مارچ 2013ء)

درس الحدیث

رحمی رشتے

عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ ؓ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهُ قَامَتِ الرَّحِمُ فَأَخَذَتْ بِحَقْوِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ لَهَا مَهْ ۔قَالَتْ هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِکَ مِنَ الْقَطِيعَةِ ۔قَالَ أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَکِ وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَکِ ۔قَالَتْ بَلٰی يَا رَبِّ ۔قَالَ فَذَاکِ لَکِ ۔ ❶

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

اللہ تعالیٰ جب تمام مخلوق پیدا کر چکا تو رحم (مجسم ہوکر) اُٹھ کھڑا ہوا اور پروردگار کی کمر تھام لی۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا ٹھہرو! رحم نے کہا میں تیری پناہ چاہتا ہوں ایسا نہ ہو کہ کوئی مجھ سے تعلق توڑے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کیا تو اس پر راضی نہیں کہ جو تجھ سے تعلق جوڑے وہ مجھ سے جوڑے۔اور جو تجھ سے قطع تعلقی کرے وہ مجھ سے قطع تعلقی کرے۔اس پر رحم نے کہا پروردگار! میں اس پر راضی ہوں۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا ایسا ہی ہوگا۔

تشریح بیان فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

”ہمیں بھی اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔جہاں ہم دوسروں کو بتاتے ہیں وہاں ہمیں بھی اپنے آپ کو دیکھنا پڑے گا۔ بڑے خوف کا مقام ہے کہ کون سی ایسی بات کہیں ہو جائے ، ہمارے منہ سے نکل جائے یا ہمارے عمل سے ظاہر ہو جائے جو رحمٰن خدا کو ناراض کرنے والی ہو۔بڑی بڑی باتیں نہیں ہیں بعض بہت چھوٹی چھوٹی باتیں بھی ہیں جو ناراض کرتی ہیں۔ہم جب اپنے آپ کو دیکھیں گے اپنے عمل صحیح کریں گے تبھی ہم صحیح طور پر پیغام پہنچا سکیں گے۔مثلاً بظاہر چھوٹی بات ہے۔اس کا ایک حدیث قدسی میں ذکر ملتا ہے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے رحم کو فرمایا کہ کیا تو یہ پسند نہیں کرتا ہے کہ مَیں اس سے تعلق جوڑوں جو تجھ سے تعلق جوڑے اور اس سے تعلق کاٹ دوں جو تجھ سے تعلق کاٹے۔اس نے کہا کیوں نہیں، اے میرے رب! تو اللہ تعالیٰ نے کہا کہ پس اسی طرح ہوگا“

تو رحم کیا ہے؟ رحم ہے رحمی رشتے۔پس آج ہم آپس کے رشتے نہیں نبھاتے ، تعلق نہیں نبھاتے تو ان کو نہ نبھا کر رحمٰن خدا کی نافرمانی کر رہے ہوتے ہیں۔اور رحمٰن خدا نے فرمایا کہ جو ان رحمی رشتوں کو توڑے گا اس سے میں بھی تعلق توڑوں گا۔ خدا تعالیٰ کی نافرمانی پھر یقیناً شیطان کی طرف لے جانے والی ہے۔اگر انسان چھوٹی چھوٹی چیزوں پر بھی غور کرے اور پھر ان برائیوں پر غور کرے اور ان کو نکالنے کی کوشش کرے تو تبھی وہ رحمٰن خدا کا قرب پانے والا بن سکتا ہے ورنہ ......ایک شخص جو بظاہر خدا کی عبادت کر رہا ہوتا ہے رحمٰن کی عبادت کرنے والا نہیں رہتا بلکہ شیطان کی جھولی میں گر جاتا ہے۔اور پھر شیطان کی جھولی میں گرنے والے کو وارننگ ہے جس طرح حضرت ابراہیمؑ نے اپنے باپ کو وارننگ دی تھی۔“ ❷

-1 صحیح بخاری کتاب التفسیر سورۃ محمد باب تقطعوا ارحامکم حدیث نمبر 4830

-2 خطبہ جمعہ 19/جنوری 2007 بحوالہ خطبات مسرور جلد پنجم صفحہ 24-25

کلام الامام

کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

''زندہ مذہب وہی ہوتا ہے جس پر ہمیشہ کیلئے زندہ خدا کا ہاتھ ہو۔ سو وہ (دین حق) ہے''

سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''ہم یقینی اور قطعی طور پر ہر ایک طالب حق کو ثبوت دے سکتے ہیں کہ ہمارے سیّد و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے آج تک ہر ایک صدی میں ایسے باخدا لوگ ہوتے رہے ہیں جن کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ غیر قوموں کو آسمانی نشان دکھلا کر ان کو ہدایت دیتا رہا ہے۔ جیسا کہ سیّد عبد القادر جیلانی اور ابوالحسن خرقانی اور ابو یزید بسطامی اور جنید بغدادی اور محی الدین ابن العربی اور ذوالنون مصری اور معین الدین چشتی اجمیری اور قطب الدین بختیار کاکی اور فرید الدین پاکپٹنی اور نظام الدین دہلوی، اور شاہ ولی اللہ دہلوی اور شیخ احمد سرہندی رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ، (دین حق) میں گذرے ہیں اور ان لوگوں کا ہزارہا تک عدد پہنچا ہے اور اس قدر ان لوگوں کے خوارق علماء اور فضلاء کی کتابوں میں منقول ہیں کہ ایک متعصب کو باوجود سخت تعصب کے آخر ماننا پڑتا ہے کہ یہ لوگ صاحب خوارق و کرامات تھے۔ مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ **مَیں نے نہایت صحیح تحقیقات سے دریافت کیا ہے کہ جہاں تک بنی آدم کے سلسلہ کا پتہ لگتا ہے سب پر غور کرنے سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ جس قدر (دین حق) میں (دین حق) کی تائید میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی کی گواہی میں آسمانی نشان بذریعہ اس امت کے اولیاء کے ظاہر ہوئے اور ہو رہے ہیں اُن کی نظیر دوسرے مذاہب میں ہرگز نہیں۔**

(دین حق) ہی ایک ایسا مذہب ہے جس کی ترقی آسمانی نشانوں کے ذریعہ سے ہمیشہ ہوتی رہی ہے اور اس کے بے شمار انوار اور برکات نے خدا تعالیٰ کو قریب کر کے دکھلا دیا ہے۔ یقیناً سمجھو کہ (دین حق) اپنے آسمانی نشانوں کی وجہ سے کسی زمانہ کے آگے شرمندہ نہیں۔ اسی اپنے زمانہ کو دیکھو جس میں اگر تم چاہو تو (دین حق) کے لئے رؤیت کی گواہی دے سکتے ہو۔ تم سچ سچ کہو کہ کیا اس زمانہ میں تم نے (دین حق) کے نشان نہیں دیکھے؟ پھر بتلاؤ کہ دنیا میں اور کون سا مذہب ہے کہ یہ گواہیاں نقد موجود رکھتا ہے؟ یہی باتیں تو ہیں کہ جن سے پادری صاحبوں کی کمر ٹوٹ گئی۔ جس شخص کو وہ خدا بناتے ہیں اس کی تائید میں بجز چند بے سروپا قصوں اور جھوٹی روایتوں کے اُن کے ہاتھ میں کچھ نہیں۔ اور جس پاک نبیؐ کی وہ تکذیب کرتے ہیں اُس کی سچائی کے نشان اس زمانہ میں بھی بارش کی طرح برس رہے ہیں۔ ڈھونڈنے والوں کیلئے اب بھی نشانوں کے دروازے کھلے ہیں جیسا کہ پہلے کھلے تھے۔ اور سچائی کے بھوکوں کیلئے اب بھی خوانِ نعمت موجود ہے جیسا کہ پہلے تھا۔ زندہ مذہب وہی ہوتا ہے جس پر ہمیشہ کیلئے زندہ خدا کا ہاتھ ہو۔ سو وہ (دین حق) ہے۔''

(کتاب البریہ، روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 91-92)

عربی منظوم کلام

وَ اِنِّیْ لَصَادِقٌ

اُرَبّٰی بِفَضْلِ اللّٰهِ فِیْ حَجْرِ لُطْفِهٖ   وَفِیْ کُلِّ مَیْدَانٍ اُعَانُ وَاُنْصَرُ

میں خدا کی کنارِ عاطفت میں پرورش پا رہا ہوں۔ اور ہر ایک میدان میں مدد دیا جاتا ہوں

وَقَدْ خَصَّنِیْ رَبِّیْ بِفَضْلٍ وَّرَحْمَةٍ   وَّ نَصْرٍ وَّ تَائِیْدٍ وَّ وَحْیٍ یُّکَرَّرُ

اور میرے رب نے اپنے فضل اور رحمت سے مجھے خاص کر دیا اور نیز تائید اور نصرت اور متواتر وحی سے مجھے مخصوص فرمایا ہے

سَقَانِیْ مِنَ الْاَسْرَارِ کَاْسًا رَوِیَّةً   هَدَانِیْ اِلٰی نَهْجٍ بِهِ الْحَقُّ یَبْهَرُ

مجھے وہ پیالا پلایا جو سیراب کرنے والا ہے۔ اور اُس راہ کی مجھے ہدایت کی جس کے ساتھ حق چمکتا ہے۔

اَقُوْلُ وَلَا اَخْشٰی فَاِنِّیْ مَسِیْحُهٗ   وَلَوْ عِنْدَ هٰذَا الْقَوْلِ بِالسَّیْفِ اُنْحَرُ

میں بے دھڑک کہتا ہوں کہ میں خدا کا مسیح موعود ہوں۔ اگرچہ میں اس قول پر تلوار سے قتل بھی کیا جاؤں۔

وَقَدْ جَآءَ فِی الْقُرْاٰنِ ذِکْرُ فَضَائِلِیْ   وَذِکْرُ ظُهُوْرِیْ عِنْدَ فِتَنٍ تُثَوَّرُ

اور میرے فضائل کا ذکر قرآن میں موجود ہے۔ اور میرے ظہور کا ذکر بھی پرآشوب زمانہ میں ہونا لکھا ہے۔

وَمَا اَنَا اِلَّا مُرْسَلٌ عِنْدَ فِتْنَةٍ   فَرُدَّ قَضَاءَ اللّٰهِ اِنْ کُنْتَ تَقْدِرُ

اور میں خدا کی طرف سے بھیجا گیا ہوں۔ پس خدا کے حکم کو تُو بدل دے اگر تجھے قدرت ہے۔

تَخَیَّرَنِی الرَّحْمَانُ مِنْ بَیْنِ خَلْقِهٖ   لَهُ الْحُکْمُ یَقْضِیْ مَایَشَاءُ وَ یَاْمُرُ

خدا نے مجھے اپنی مخلوقات میں سے چن لیا ہے۔ حکم اسی کا حکم ہے جو چاہے کرے۔

وَ وَاللّٰهِ مَا اَفْرِیْ وَاِنِّیْ لَصَادِقٌ   وَ اِنَّ سَنَا صِدْقِیْ یَلُوْحُ وَ یَبْهَرُ

اور بخدا مَیں مفتری نہیں۔ مَیں سچا ہوں۔ اور میری سچائی کی روشنی چمک رہی ہے۔

(اعجاز احمدی، ضمیمہ نزول المسیح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 169-170)

فارسی منظوم کلام

راہِ حق بر صادقاں

راہِ حق بر صادقاں آساں تر است ہر کہ جوید دامنش آید بدست
صادقوں پر خدا کا راستہ پانا بہت آسان ہے جو خدا کو ڈھونڈتا ہے تو اُس کا دامن اس کے ہاتھ میں آجاتا ہے۔

ہر کہ جوید وصلش از صدق و صفا رہ دہندش سُوئے آں ربّ السماء
جو بھی صدق وصفا کے ساتھ اس کا وصل چاہتا ہے اس کے لئے آسمانوں کا خدا وصل کا راستہ کھول دیتا ہے۔

صادقاں را مے شناسد چشمِ یار کید و مکر ایں جا نمے آید بکار
یار کی نظر سچوں کو پہچان لیتی ہے مکر اور چالاکی یہاں کام نہیں آتی۔

صدق مے باید برائے وصلِ دوست ہر کہ بے صدقش بجوید حق اوست
دوست کے وصل کے لئے صدق درکار ہے جو بغیر صدق کے اسے ڈھونڈتا ہے وہ بے وقوف ہے۔

صدق ورزے در جناب کبریا آخرش مے یابد از یُمنِ وفا
خدا کے حضور صدق کو اختیار کرنے والا آخر کار اپنی وفا کی برکت سے اسے پالیتا ہے۔

صد دَرے مسدود بکشاید بصدق یارِ رفتہ باز مے آید بصدق
سینکڑوں بند دروازے صدق کی وجہ سے کھل جاتے ہیں اور گیا ہوا دوست صدق کی وجہ سے پھر آجاتا ہے۔

صدق ورزاں را ہمیں باشد نشاں کز پے جاناں بکف دارند جاں
سچوں کی یہی علامت ہے کہ محبوب کی خاطر ان کی جان ہتھیلی پر ہوتی ہے۔

دوختہ در صورت دلبر نظر و از ثناء و سَبِّ مردم بے خبر
دلبر کی صورت پر ان کی ٹکٹکی لگی ہوتی ہے اور لوگوں کی تعریف اور مذمت سے وہ بے خبر ہوتے ہیں۔

(سراج منیر روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 99۔ ترجمہ از درثمین فارسی مترجم صفحہ 235-236)

واقفین نو اور جامعہ احمدیہ

بچوں کو واقفین نو میں پیش کرنے کا جذبہ قابل تعریف ہے لیکن ان درخواستوں کو پیش کرنے کے بعد ماں اور باپ دونوں کی ذمہ داریاں بڑھ جاتی ہیں۔

جامعہ احمدیہ میں جانے والوں کی تعداد واقفینِ نو میں زیادہ ہونی چاہئے۔

ہمارے سامنے تو تمام دنیا کا میدان ہے۔ ایشیا، افریقہ، یورپ، امریکہ، آسٹریلیا، جزائر، ہر جگہ ہم نے پہنچنا ہے۔ دنیا کے ہر فرد تک (دین حق) کے خوبصورت پیغام کو پہنچانا ہے۔

دین کو پھیلانے کیلئے دینی علم کی ضرورت ہے اور یہ علم سب سے زیادہ ایسے ادارہ سے ہی مل سکتا ہے جس کا مقصد ہی دینی علم سکھانا ہو اور یہ ادارہ جامعہ احمدیہ کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس لئے واقفین نو کی زیادہ سے زیادہ تعداد کو جامعہ احمدیہ میں آنا چاہئے۔

واقفین نو، ان کے والدین اور شعبہ وقفِ نو سے متعلقہ انتظامیہ کے لئے نہایت اہم اور ضروری ہدایات

وقفِ نو کے نصاب کو مختلف ممالک اپنی زبانوں میں بھی شائع کروا سکتے ہیں۔

ہر ملک کی انتظامیہ ایک کمیٹی بنائے جو جائزہ لے کہ ان ملکوں کی اپنی ضروریات آئندہ دس سال کی کیا ہیں؟

سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 18 جنوری 2013ء کے خطبہ جمعہ میں درج ذیل آیات قرآنیہ کی تلاوت فرمائی:

اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَکَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ○
(آل عمران: 36)

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْیَ قَالَ یٰبُنَیَّ اِنِّیْٓ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْٓ اَذْبَحُکَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی. قَالَ یٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِیْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ ○ (الصّٰفّٰت: 103)

وَلْتَکُنْ مِّنْکُمْ اُمَّۃٌ یَّدْعُوْنَ اِلَی الْخَیْرِ وَیَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ. وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ (آل عمران: 103)

وَمَا کَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِیَنْفِرُوْا کَآفَّۃً فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ کُلِّ فِرْقَۃٍ مِّنْھُمْ طَآئِفَۃٌ لِّیَتَفَقَّھُوْا فِی الدِّیْنِ وَلِیُنْذِرُوْا قَوْمَھُمْ

اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ○ (التوبہ: 122)

پھر فرمایا:

''ان آیات کا ترجمہ یہ ہے کہ: جب عمران کی ایک عورت نے کہا اے میرے ربّ! جو کچھ بھی میرے پیٹ میں ہے یقیناً وہ میں نے تیری نذر کر دیا دنیا کے جھمیلوں سے آزاد کرتے ہوئے۔ پس تُو مجھ سے قبول کر لے۔ یقیناً تُو ہی بہت سننے والا اور بہت جاننے والا ہے۔

پس جب وہ اس کے ساتھ دوڑنے پھرنے کی عمر کو پہنچا۔ اس نے کہا اے میرے پیارے بیٹے! یقیناً میں سوتے میں دیکھا کرتا ہوں کہ مَیں تجھے ذبح کر رہا ہوں۔ پس غور کر تیری کیا رائے ہے؟ اس نے کہا اے میرے باپ! وہی کر جو تجھے حکم دیا جاتا ہے۔ یقیناً اگر اللہ چاہے گا تُو مجھے تو صبر کرنے والوں میں سے پائے گا۔

اور چاہئے کہ تم میں سے ایک جماعت ہو۔ وہ بھلائی کی طرف بلاتے رہیں اور نیکی کی تعلیم دیں اور بدیوں سے روکیں۔ اور یہی ہیں وہ جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

مومنوں کے لئے ممکن نہیں کہ وہ تمام کے تمام اکٹھے نکل کھڑے ہوں۔ پس ایسا کیوں نہیں ہوتا کہ ان کے ہر فرقہ میں سے ایک گروہ نکل کھڑا ہوتا کہ وہ دین کا فہم حاصل کریں اور وہ اپنی قوم کو خبردار کریں جب وہ ان کی طرف واپس لوٹیں تا کہ شاید وہ ہلاکت سے بچ جائیں۔

یہ آیات سورۃ آل عمران، سورۃ توبہ اور سورۃ الصافات کی آیات ہیں۔ ان آیات میں ماں کی خواہش، ماں باپ کی بچوں کی صحیح تربیت، بچوں کے احساسِ قربانی کو اجاگر کرنا اور اس کے لئے تیار کرنا، وقفِ زندگی کی اہمیت اور کام اور پھر یہ کہ یہ سب کچھ کرنے کا مقصد کیا ہے؟ یہ بیان کیا گیا ہے۔

پہلی آیت جو سورۃ آل عمران کی ہے، یہ چھتیسویں آیت ہے۔ اس میں ایک ماں کا بچے کو دین کی خاطر وقف کرنے کی خواہش کا اظہار ہے اور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس کو قبول کر لے۔

پھر سورۃ صافات کی آیت 103 ہے جو اس کے بعد مَیں نے تلاوت کی ہے۔ اس میں خدا تعالیٰ کی خاطر قربانی کے لئے تیار کرنے کی خاطر باپ کا بیٹے کی تربیت کرنا اور بیٹے کا خدا تعالیٰ کی خاطر ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار ہونے کا ذکر ہے۔ باپ کی تربیت نے بیٹے کو خدا تعالیٰ کی رضا کے ساتھ جوڑ دیا اور بیٹے نے کہا کہ اے باپ! تُو ہر قسم کی قربانی کرنے میں مجھے ہمیشہ تیار پائے گا اور نہ صرف تیار پائے گا بلکہ صبر و استقامت کے اعلیٰ نمونے قائم کرنے والا پائے گا۔

پھر سورۃ آلِ عمران کی آیت 105 مَیں نے تلاوت کی جس میں نیکیوں کے پھیلانے اور پھیلاتے چلے جانے والے اور بدیوں سے روکنے والے گروہ کا ذکر ہے۔ کیونکہ یہی باتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کی رضا کا ذریعہ بن کر ایک انسان کو کامیاب کرتی ہیں۔

پھر سورۃ توبہ کی 122 ویں آیت ہے جو مَیں نے آخر میں تلاوت کی ہے۔ اس میں فرمایا کہ نیکی بدی کی پہچان کے لئے دین کا فہم حاصل کرنا ضروری ہے۔ اور دین کا فہم کیا ہے؟ یہ شریعتِ اسلامی ہے یا قرآنِ کریم ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (المائدہ: 4)۔ اور تمہارے لئے دین کے طور پر اسلام کو پسند کیا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ کی پسند حاصل کرنے کے لئے قرآنِ کریم کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ اور یہ سب کچھ کرنے کا مقصد کیا ہے؟ وہ یہ بیان فرمایا کہ تا کہ تم دنیا کو ہلاکت سے بچانے والے بن سکو۔ پس یہ وہ مضمون ہے جس کا حق ادا کرنے کیلئے اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے سے جماعت احمدیہ کا قیام فرمایا۔ یہی وہ جماعت ہے جس میں بچے کی پیدائش سے پہلے ماؤں کی دعائیں بھی ہمیں صرف اس جذبے کے ساتھ نظر آتی ہیں، اس جذبے کو لئے ہوئے نظر آتی ہیں کہ رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ

لَکَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ (آل عمران: 36)

اے میرے رب! جو کچھ میرے پیٹ میں ہے، تیری نذر کرتی ہوں۔ آزاد کرتے ہوئے (یعنی دنیا کے جھمیلوں سے آزاد کرتے ہوئے) پس تُو اسے قبول فرما۔ آج آپ نظر دوڑا کر دیکھ لیں، سوائے جماعت احمدیہ کی ماؤں کے کوئی اس جذبے سے بچے کی پیدائش سے پہلے اپنے بچوں کو خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کرنے کے لئے پیش کرنے کی دعا نہیں کرتے۔ کوئی ماں آج احمدی ماں کے علاوہ ہمیں نہیں ملے گی جو یہ جذبہ رکھتی ہو، چاہے وہ ماں پاکستان کی رہنے والی ہے، یا ہندوستان کی ہے، یا ایشیا کے کسی ملک کی رہنے والی ہے یا افریقہ کی ہے، یورپ کی رہنے والی ہے یا امریکہ کی ہے۔ آسٹریلیا کی رہنے والی ہے یا جزائر کی ہے۔ جو اس ایک اہم مقصد کے لئے اپنے بچوں کو خلیفۂ وقت کو پیش کر کے پھر خدا تعالیٰ سے یہ دعا نہ کر رہی ہو کہ اے اللہ تعالیٰ! ہمارا یہ وقف قبول فرما لے۔ یہ دعا کرنے والی تمام دنیا میں صرف اور صرف احمدی عورت نظر آتی ہے۔ اُن کو یہ فکر ہوتی ہے کہ خلیفۂ وقت کہیں ہماری درخواست کا انکار نہ کر دے اور یہ صورت کہیں اور پیدا ہو بھی نہیں سکتی۔ یہ جذبہ کہیں اور پیدا ہو بھی نہیں سکتا۔ کیونکہ خلافت کے سائے تلے رہنے والی یہی ایک جماعت ہے جس کو خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کے ذریعہ سے قائم فرمایا ہے اور پھر اس پر بس نہیں، جماعت احمدیہ میں ہی وہ باپ بھی ہیں جو اپنے بچوں کی اس نہج پر تربیت کرتے ہیں کہ بچہ جوانی میں قدم رکھ کر ہر قربانی کے لئے تیار ہوتا ہے اور خلیفۂ وقت کو لکھتا ہے کہ پہلا عہد میرے ماں باپ کا تھا، دوسرا عہد اب میرا ہے۔ آپ جہاں چاہیں مجھے قربانی کے لئے بھیج دیں۔ آپ مجھے ہمیشہ صبر کرنے والوں اور استقامت دکھانے والوں میں پائیں گے اور اپنے ماں باپ کے عہد سے پیچھے نہ ہٹنے والوں میں پائیں گے۔ یہ وہ بچے ہیں جو اُمّت (۔) کے باوفا فرد کہلانے والے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی (۔) میں ہونے کا حق ادا کرنے والے ہیں۔ ماں باپ کی تربیت اور بچے کی نیک فطرت نے اُنہیں حقوق اللہ کی ادائیگی کے بھی رموز سکھائے ہیں اور حقوق العباد کی ادائیگی کے بھی معیار سکھائے ہیں۔ جنہیں دین کا فہم حاصل کرنے کا بھی شوق پیدا ہوا ہے اور اُسے اپنی زندگی پر لاگو کرنے کی طرف توجہ بھی پیدا ہوئی ہے اور پھر اس کے ساتھ (دعوۃ الی اللہ) اور خدمتِ انسانیت کے لئے ایک جوش اور جذبہ بھی پیدا ہوا۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ زندہ قومیں اور ترقی کرنے والی جماعتیں ان احساسات، ان خیالات، ان جذبوں اور ان عہد پورا کرنے کی پابندیوں کو کبھی مرنے نہیں دیتیں۔ ان جذبوں کو تر و تازہ رکھنے کے لئے ہمیشہ ان باتوں کی جگالی کرتی رہتی ہیں۔ اگر کہیں سستیاں پیدا ہو رہی ہوں تو اُن کو دور کرنے کے لئے لائحہ عمل بھی ترتیب دیتی ہیں۔ اور خلافت کے منصب کا تو کام ہی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے حکم "ذَکِّرْ" پر عمل کرتے ہوئے وقتاً فوقتاً یاد دہانی کرواتا رہے تا کہ جماعت کی ترقی کی رفتار میں کبھی کمی نہ آئے۔ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے کے لئے ایک کے بعد دوسرا گروہ تیار ہوتا چلا جائے۔ جس طرح مسلسل چلنے والی نہریں، زمین کی ہریالی کا باعث بنتی ہیں اسی طرح ایک کے بعد دوسرا دین کی خدمت کرنے والا گروہ روحانی ہریالی کا باعث بنتا ہے۔ جن علاقوں میں کھیتوں میں ٹیوب ویلوں یا نہروں کے ذریعوں سے کاشت کی جاتی ہے وہاں کے زمیندار جانتے ہیں کہ اگر ایک کھیت پر پانی مکمل لگنے سے پہلے پانی کا بہاؤ ٹوٹ جائے، پیچھے سے بند ہو جائے تو پھر نئے سرے سے پورے کھیت کو پانی لگانا پڑتا ہے اور پھر وقت بھی ضائع ہوتا ہے اور پانی بھی۔ اسی طرح اگر اصلاح اور ارشاد کے کام کے لئے مسلسل کوشش نہ ہو، یا کوشش کرنے والے مہیا نہ ہوں تو پھر ٹوٹ ٹوٹ کر جو پانی پہنچتا ہے، جو

پیغام پہنچتا ہے، جو کوشش ہوتی ہے وہ سیرابی میں دیر کر دیتی ہے۔ تربیتی اور تبلیغی کاموں میں روکیں پیدا ہوتی ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہر قوم میں سے ایسے گروہ ہر وقت تیار رہنے چاہئیں جو خدا تعالیٰ کے پیغام کو پہنچانے کے بہاؤ کو کبھی ٹوٹنے نہ دیں۔ پس اس لئے مَیں آج پھر اس بات کی یاددہانی کروا رہا ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے وقفِ نَو کی جو سکیم شروع فرمائی تھی تو اس امید پر اور اس دعا کے ساتھ کہ دین کی خدمت کرنے والوں کا گروہ ہر وقت مہیا ہوتا رہے گا۔ یہ پانی کا بہاؤ کبھی ٹوٹے گا نہیں۔ جماعت کے لٹریچر کا ترجمہ کرنے والے بھی جماعت کو مہیا ہوتے رہیں گے، (دعوۃ الی اللہ) اور تربیت کا کام چلانے والے بھی بڑی تعداد میں مہیا ہوتے رہیں گے اور نظامِ جماعت کے چلانے کے دوسرے شعبوں کو بھی واقفین کے گروہ مہیا ہوتے رہیں گے۔

پس اس بات کو ہمیں ہمیشہ اپنے سامنے رکھنے کی ضرورت ہے۔ ماں باپ کو اپنے بچوں کو پیش کرنے کے بعد اپنے فرض سے فارغ نہیں ہو جانا چاہئے۔ بیشک بچوں کو وقفِ نَو میں پیش کرنے کا جذبہ قابلِ تعریف ہے۔ ہر سال ہزاروں بچوں کو وقفِ نَو میں پیش کرنے کی درخواستیں آتی ہیں لیکن ان درخواستوں کے پیش کرنے کے بعد ماں اور باپ دونوں کی ذمہ داریاں بڑھ جاتی ہیں۔ ان بچوں کو اس خاص مقصد کے لئے تیار کرنا جو دنیا کو ہلاکت سے بچانے کا مقصد ہے، اس کی تیاری کے لئے سب سے پہلے ماں باپ کو کوشش کرنی ہو گی۔ اپنا وقت دے کر، اپنے نمونے قائم کر کے بچوں کو سب سے پہلے خدا تعالیٰ سے جوڑنا ہو گا۔ بچوں کو نظامِ جماعت کی اہمیت اور اس کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار ہونے کے لئے بچپن سے ہی ایسی تربیت کرنی ہو گی کہ اُن کی کوئی اَور دوسری سوچ ہی نہ ہو۔ ہوش کی عمر میں آ کر جب بچے واقفینِ نَو اور جماعتی پروگراموں میں حصہ لیں تو اُن کے دماغوں میں یہ راسخ ہو کہ انہوں نے صرف اور صرف دین کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنا ہے۔ زیادہ سے زیادہ بچوں کے دماغ میں ڈالیں کہ تمہاری زندگی کا مقصد دین کی تعلیم حاصل کرنا ہے۔ یہ جو واقفینِ نَو بچے ہیں ان کے دماغوں میں یہ ڈالنے کی ضرورت ہے کہ دین کی تعلیم کے لئے جو جماعتی دینی ادارے ہیں اُس میں جانا ضروری ہے۔ جامعہ احمدیہ میں جانے والوں کی تعداد واقفینِ نَو میں کافی زیادہ ہونی چاہئے۔ لیکن جو اعداد و شمار میرے سامنے ہیں، اُن کے مطابق سوائے پاکستان کے تمام ملکوں میں یہ تعداد بہت تھوڑی ہے۔ پاکستان میں تو اللہ کے فضل سے اس وقت ایک ہزار تینتیس واقفینِ نَو جامعہ احمدیہ میں پڑھ رہے ہیں۔ اور انڈیا میں جو تعداد سامنے آئی ہے وہ 93 ہے۔ یہ میرا خیال ہے کہ شاید اس میں شعبہ وقفِ نَو کو غلطی لگی ہو۔ اس سے تو زیادہ ہونے چاہئیں۔ بہر حال اگر اس میں غلطی ہے تو انڈیا کا جو شعبہ ہے وہ اطلاع دے کہ اس وقت جامعہ احمدیہ میں اُن کے واقفینِ نَو میں سے کتنے طلباء پڑھ رہے ہیں۔ جرمنی میں 70 ہیں۔ یہ رپورٹ پچھلے جون تک ہے۔ اب وہاں 80 سے زیادہ ہو چکے ہیں۔ یہ صرف جرمنی کے نہیں، اس میں یورپ کے مختلف ممالک کے بچے بھی شامل ہیں۔ کینیڈا کے جامعہ احمدیہ میں 55 ہیں۔ اب اس میں کچھ تھوڑی سی تعداد شاید بڑھ گئی ہو۔ اس میں امریکہ کے بھی شامل ہیں۔ یوکے کے جامعہ میں گزشتہ رپورٹ میں 120 تھے۔ شاید اس میں دس پندرہ کی کچھ تعداد بڑھ گئی ہو۔ یہاں بھی یورپ کے دوسرے ممالک سے بچے آتے ہیں۔ گھانا میں 12 ہے، یہ شاید وہاں جو نیا جامعہ شاہد کروانے کے لئے شروع ہوا ہے، اُس کی تعداد انہوں نے دی ہے۔ اسی طرح بنگلہ دیش میں 23 ہیں۔ اور یہ کل تعداد جو اب تک دفتر کے شعبہ کے علم میں ہے، وہ 1400 ہے۔ جبکہ واقفینِ نَو لڑکوں کی تعداد تقریباً اٹھائیس ہزار کے قریب پہنچ چکی ہے۔ ہمارے سامنے تو تمام

دنیا کا میدان ہے۔ ایشیا، افریقہ، یورپ، امریکہ، آسٹریلیا، جزائر، ہر جگہ ہم نے پہنچنا ہے۔ ہر جگہ ہر براعظم میں نہیں، ہر ملک میں نہیں، ہر شہر میں نہیں بلکہ ہر قصبہ میں، ہر گاؤں میں، دنیا کے ہر فرد تک اسلام کے خوبصورت پیغام کو پہنچانا ہے۔ اس کے لئے چند ایک مبلغین کام کو انجام نہیں دے سکتے۔

بچوں میں وقفِ نَو ہونے کی جو خوشی ہوتی ہے بچپن میں تو اُس کا اظہار بہت ہو رہا ہوتا ہے۔ لیکن اس یورپی معاشرے میں ماں باپ کی صحیح توجہ نہ ہونے کی وجہ سے، دنیاوی تعلیم سے متاثر ہو جانے کی وجہ سے یا اپنے دوستوں کی مجلسوں میں بیٹھنے کی وجہ سے جامعہ کے بجائے دوسرے مضامین پڑھنے کی طرف توجہ زیادہ ہوتی ہے۔ بعض بچپن میں تو کہتے ہیں جامعہ میں جانا ہے۔ لیکن جی سی ایس سی (GCSC) پاس کرتے ہیں، سیکنڈری سکولز پاس کرتے ہیں تو پھر ترجیحات بدل جاتی ہیں۔ بعض بچے بیشک ایسے ہوتے ہیں جو خاص ذہن رکھتے ہیں۔ اُن کے رجحانات کا بچپن سے ہی پتہ چل جاتا ہے۔ اُن کو بعض مضامین میں غیر معمولی دلچسپی ہوتی ہے۔ مثلاً سائنس کے بعض مضامین ہیں اور اس میں ان کا دماغ بھی خوب چلتا ہے۔ اُن کو یقیناً اُس مضمون کو لینے اور ان مضامین کو پڑھنے کی طرف Encourage کرنا چاہئے۔ لیکن اکثریت صرف بھیڑ چال کی وجہ سے سیکنڈری سکولز کرنے کے بعد اپنے مضامین کا انتخاب کرتے ہیں۔ اکثر بچے جب مجھے ملتے ہیں، مَیں اُن سے پوچھتا ہوں تو دسویں، (یہاں یہ Year ten کہلاتا ہے۔ امریکہ، کینیڈا وغیرہ میں، آسٹریلیا وغیرہ میں گریڈ کہلاتا ہے) اور جی سی ایس سی (GCSC) تک اُن کے ذہن میں کچھ نہیں ہوتا۔ ذہن بنا نہیں ہوتا کہ ہم نے کونسے مضامین لینے ہیں۔ پس اگر ماں باپ کی تربیت شروع میں ایسی ہو کہ بچے کے ذہن میں بیٹھ جائے کہ مَیں وقفِ نَو ہوں اور جو کچھ میرا ہے وہ جماعت کا ہے تو پھر صحیح وقف کی روح کے ساتھ یہ بچے کام کر سکیں گے۔ اور مضامین کے چناؤ کے لئے بھی اُن میں مرکز سے، جماعت سے رہنمائی لینے کی طرف توجہ پیدا ہو گی۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اس وقت صرف جماعت احمدیہ میں ایسے ماں باپ ہیں جو ایک جذبے سے اپنے بچے وقف کرتے ہیں اور پھر ان کی تربیت بھی ایک جذبے اور درد سے کرتے ہیں کہ بچے جماعت کی خدمت کرنے والے اور وقف کی روح کو قائم کرنے والے ہوں۔ لیکن ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ اکثریت جو اپنے بچوں کو وقفِ نَو میں بھیجتی ہے، وہ پھر اُن کی تربیت کی طرف بھی اس طرح خاص توجہ دیتی ہے۔

پس ماں باپ کو، اُن ماں باپ کو جو اپنے بچوں کو وقفِ نَو میں بھیجتے ہیں، یہ جائزے لینے ہوں گے کہ وہ اس تحفے کو جماعت کو دینے میں اپنا حق کس حد تک ادا کر رہے ہیں؟ کس حد تک اس تحفے کو سجانے کی کوشش کر رہے ہیں؟ کس حد تک خوبصورت بنا کر جماعت کو پیش کرنے کی طرف توجہ دے رہے ہیں؟ وہ اپنے فرائض کس حد تک پورے کر رہے ہیں؟ ان ملکوں میں رہتے ہوئے، جہاں ہر طرح کی آزادی ہے خاص طور پر بہت توجہ اور نگرانی کی ضرورت ہے۔

اسی طرح ایشیا اور افریقہ کے غریب ملکوں میں بھی بچے کو وقف کر کے بے پرواہ نہ ہو جائیں بلکہ ماں اور باپ دونوں کا فرض ہے کہ خاص کوشش کریں۔ واقفینِ نَو بچوں کو بھی مَیں کہتا ہوں جو بارہ تیرہ سال کی عمر کو پہنچ چکے ہیں کہ وہ اپنے بارے میں سوچنا شروع کر دیں، اپنی اہمیت پر غور کریں۔ صرف اس بات پر خوش نہ ہو جائیں کہ آپ وقفِ نَو ہیں۔ اہمیت کا پتہ تب لگے گا جب اپنے مقصد کا پتہ لگے گا کہ کیا آپ نے حاصل کرنا ہے۔ اُس کی طرف توجہ پیدا ہو گی۔ اور پندرہ سال کی عمر والے لڑکوں اور لڑکیوں کو تو اپنی اہمیت اور اپنی ذمہ داریوں کا بہت زیادہ احساس ہو جانا چاہئے۔ ان آیات میں صرف ماں باپ یا نظامِ جماعت کی خواہش یا ایک گروہ یا چند لوگوں کی خواہش اور ذمہ داری کا بیان نہیں ہوا

بلکہ بچوں کو بھی توجہ دلائی گئی ہے۔

پہلی بات جو ہر وقفِ نَو بچے میں پیدا ہونی چاہئے، وہ اس توجہ کی روشنی میں یہ بیان کر رہا ہوں۔ اور وہ ان آیات میں آئی ہے کہ اُس کی ماں نے اُس کی پیدائش سے پہلے ایک بہت بڑے مقصد کے لئے اُسے پیش کرنے کی خواہش دل میں پیدا کی۔ پھر اس خواہش کے پورا ہونے کی بڑی عاجزی سے دعا بھی کی۔ پس بچے کو اپنے ماں باپ کی، کیونکہ اس خواہش اور دعا میں بعد میں باپ بھی شامل ہو جاتا ہے، اُن کی خواہش اور دعا کا احترام کرتے ہوئے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی نذر رہنے کا حق دار بنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اور یہ تبھی ہو سکتا ہے جب اپنے دل و دماغ کو اپنے قول و فعل کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق بنانے کی طرف توجہ ہو۔

دوسری بات یہ کہ ماں باپ کا آپ پر یہ بڑا احسان ہے اور یہ احسان کرنے کی وجہ سے اُن کے لئے یہ دعا ہو کہ اللہ تعالیٰ اُن پر رحم فرمائے۔ آپ کی تربیت کے لئے اُن کی طرف سے اُٹھنے والے ہر قدم کی آپ کے دل میں اہمیت ہو۔ اور یہ احساس ہو کہ میرے ماں باپ اپنے عہد کو پورا کرنے کے لئے جو کوشش کر رہے ہیں مَیں نے بھی اُس کا حصہ بننا ہے، اُن کی تربیت کو خوشدلی سے قبول کرنا ہے۔ اور اپنے ماں باپ کے عہد پر کبھی آنچ نہیں آنے دینی۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے عہد کا سب سے زیادہ حق ایک واقفِ نَو کا ہے۔ اور واقفِ نَو کو یہ احساس ہونا چاہئے کہ یہ عہد سب سے پہلے اور سب سے بڑھ کر مَیں نے پورا کرنا ہے۔

تیسرے یہ کہ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے ہر قربانی کیلئے صبر اور استقامت دکھانے کا عہد کرنا ہے۔ جیسے بھی کڑے حالات ہوں، سخت حالات ہوں، میں نے اپنے وقف کے عہد کو ہر صورت میں نبھانا ہے، کوئی دنیاوی لالچ کبھی میرے عہدِ وقف میں لغزش پیدا کرنے والا نہیں ہو سکتا۔ **اب تو اللہ تعالیٰ کا جماعت پر بہت فضل اور احسان ہے۔ خلافتِ ثانیہ کے دور میں تو بعض موقعوں پر، بعض سالوں میں قادیان میں ایسے حالات بھی آئے، اتنی مالی تنگی تھی کہ جماعتی کارکنان کو کئی کئی مہینے اُن کا جو بنیادی گزارہ الاؤنس مقرر تھا، وہ بھی پورا نہیں دیا جا سکتا تھا۔ اسی طرح شروع میں ہجرت کے بعد ربوہ میں بھی ایسے حالات رہے ہیں لیکن ان سب حالات کے باوجود کبھی اُس زمانے کے واقفینِ زندگی نے شکوہ زبان پر لاتے ہوئے اپنے کام کا حرج نہیں ہونے دیا۔** بلکہ یہ تو دُور کی باتیں ہیں۔ ستّر اور اسّی کی دہائی میں افریقہ کے بعض ممالک میں بھی ایسے حالات رہے جو مشکل سے وہاں گزارہ ہوتا تھا۔ جو الاؤنس جماعت کی طرف سے ملتا تھا، وہ زیادہ سے زیادہ پندرہ بیس دن میں ختم ہو جاتا تھا۔ مقامی واقفین تو جتنا الاؤنس اُن کو ملتا تھا اس میں شاید دن میں ایک وقت کھانا کھا سکتے ہوں۔ لیکن انہوں نے اپنے عہدِ وقف کو ہمیشہ نبھایا اور (دعوۃ الی اللہ) کے کام میں کبھی حرج نہیں آنے دیا۔

چوتھی بات یہ کہ اپنے آپ کو اُن لوگوں میں شامل کرنے کے احساس کو ابھارنا اور اس کے لئے کوشش کرنا جو نیکیوں کے پھیلانے والے اور برائیوں سے روکنے والے ہیں۔ اپنے اخلاق کے اعلیٰ نمونے قائم کرنا، جب ایسے اخلاق کے اعلیٰ نمونے قائم ہوں گے، نیکیاں سرزد ہو رہی ہوں گی، برائیوں سے اپنے آپ کو بچا رہے ہوں گے تو ایسے نمونے کی طرف لوگوں کی توجہ خود بخود پیدا ہوتی ہے۔ لوگوں کی آپ پر نظر پڑے گی تو پھر مزید اس کا موقع بھی ملے گا۔ پس یہ احساس اپنے اندر پیدا کرنا بہت ضروری ہے اور کوشش بھی ساتھ ہو۔

پانچویں بات یہ کہ نیکیوں اور برائیوں کی پہچان کے لئے قرآن اور حدیث کا فہم و ادراک حاصل کرنا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب اور ارشادات کو پڑھنا۔ اپنے دینی علم کو بڑھانے کے لئے ہر وقت کوشش کرنا۔ بیشک ایک بچہ جو جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرتا ہے وہاں اُسے

دینی علم کی تعلیم دی جاتی ہے۔لیکن وہاں سے پاس کرنے کے بعد یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ اب میرے علم کی انتہا ہوگئی۔ بلکہ علم کو ہمیشہ بڑھاتے رہنے کی کوشش کرنی چاہئے، ایک دفعہ کا جو **تفقہ فی الدین** ہے اُس وقت فائدہ رساں رہتا ہے جب تک اُس میں ساتھ ساتھ تازہ علم شامل ہوتا رہے۔ تازہ پانی اُس میں ملتا رہے۔ اسی طرح جو جامعہ میں نہیں پڑھ رہے، اُن کو بھی مسلسل پڑھنے کی طرف توجہ ہونی چاہئے۔ یہ نہیں کہ جو واقفین نو دنیاوی تعلیم حاصل کر رہے ہوں اُن کو دینی تعلیم کی ضرورت نہیں ہے۔ جتنا لٹریچر میسر ہے، اُن کو پڑھنے کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ قرآن کریم کا ترجمہ اور تفسیر پڑھنے کی طرف توجہ ہونی چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جو جو کتب اُن کی زبانوں میں ہیں اُن کو پڑھنے کی طرف توجہ ہونی چاہئے۔

چھٹی بات جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور جس کی طرف ایک واقف نو کو توجہ دینی چاہئے وہ عملی طور پر (دعوۃ الی اللہ) کے میدان میں کودنا ہے۔ اب بعض واقفات نو کو یہ شکوہ ہوتا ہے کہ ہمارے لئے جامعہ نہیں ہے۔ یعنی ہم دینی علم حاصل نہیں کر سکتے۔ اگر اپنے طور پر، جس طرح مَیں نے پہلے بتایا، پڑھیں تو اپنے حلقے میں جو بھی اُن کا دائرہ ہے اُس میں (دعوۃ الی اللہ) کی طرف توجہ پیدا ہوگی، موقع ملے گا۔ اُس کے لئے جب (دعوۃ الی اللہ) کی طرف توجہ پیدا ہوگی اور موقعے ملیں گے تو پھر مزید تیاری کی طرف توجہ ہوگی اور اس طرح دینی علم بڑھانے کی طرف خود بخود توجہ پیدا ہوتی چلی جائے گی۔

پس (دعوۃ الی اللہ) کا میدان ہر ایک کیلئے کھلا ہے اور اس میں ہر وقفِ نو کو کودنے کی ضرورت ہے اور بڑھ چڑھ کر ہر وقفِ نو کو حصہ لینا چاہئے اور یہ سوچ کر حصہ لینا چاہئے کہ میں نے اُس وقت تک چَین سے نہیں بیٹھنا جب تک دنیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے نہیں آجاتی اور یہ احساس اور جوش ہی ہے جو دینی علم بڑھانے کی طرف بھی متوجہ رکھے گا اور (دعوۃ الی اللہ) کی طرف بھی توجہ رہے گی۔

ساتویں بات ہر واقفِ زندگی کو، واقفِ نو کو خاص طور پر ذہن میں رکھنی چاہئے کہ وہ اُس گروہ میں شامل ہے جنہوں نے دنیا کو ہلاکت سے بچانا ہے۔ اگر آپ کے پاس علم ہے اور آپ کو موقع بھی مل رہا ہے لیکن اگر دنیا کو ہلاکت سے بچانے کا سچا جذبہ نہیں ہے، انسانیت کو تباہی سے بچانے کا درد دل میں نہیں ہے تو ایک تڑپ کے ساتھ جو کوشش ہو سکتی ہے، وہ نہیں ہوگی اور برکت بھی ہو سکتا ہے اُس میں اُس طرح نہ پڑے۔ پس اللہ تعالیٰ کے پیغام کو پہنچانے کے لئے ہر دردمند دل کو اپنی کوششوں کے ساتھ دعاؤں کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اور یہ درد سے نکلی ہوئی دعائیں ہیں جو ہمیں اپنے مقصد میں انشاء اللہ کامیاب کریں گی۔ اس لئے ہر ایک کو یاد رکھنا چاہئے کہ ہماری دعاؤں کا دائرہ صرف اپنے تک محدود نہ ہو، بلکہ اس کے دھارے ہمیں ہر طرف بہتے ہوئے دکھائی دیں تا کہ کوئی انسان بھی اُس فیض سے محروم نہ رہے جو خدا تعالیٰ نے آج ہمیں عطا فرمایا ہے۔ ویسے بھی یاد رکھنا چاہئے کہ

> آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جامعات صرف پاکستان یا قادیان میں نہیں ہیں، یہیں تک محدود نہیں بلکہ یوکے میں بھی ہے۔ جرمنی میں بھی ہے، انڈونیشیا میں بھی ہے، کینیڈا میں بھی ہے، اور گھانا میں بھی ہے جیسا کہ مَیں نے کہا وہاں شاہد کروانے کیلئے نیا جامعہ کھلا ہے۔ پہلے وہاں جامعہ تو تھا لیکن تین سالہ کورس میں صرف معلمین تیار ہوتے تھے۔ تو یہ جامعہ احمدیہ جو گھانا میں کھلا ہے، یہ فی الحال تمام افریقہ کے جماعت کیلئے شاہد (مربی) تیار کرے گا۔ اسی طرح بنگلہ دیش میں بھی جامعہ احمدیہ ہے۔ (دعوۃ الی اللہ) کا کام بہت وسیع کام ہے۔

جماعتیں مربیان کا مطالبہ کرتی ہیں تو پھر واقفینِ نَو کو جامعہ میں پڑھنے کے لئے تیار بھی کریں

ہمارے مقاصد کا حصول بغیر دعاؤں کے، ایسی دعاؤں جو سچے جذبے اور ہمدردی سے پُر ہوں کے بغیر نہیں ہوسکتا۔

پس یہ باتیں اور یہ سوچ ہے جو ایک حقیقی واقفِ نَو اور وقفِ زندگی کی ہونی چاہئے۔ اس کے بغیر کامیابی کی امید خوش فہمی ہے۔ ان باتوں کے بغیر صرف واقفِ نَو اور وقفِ زندگی کا ٹائٹل ہے جو ایسے واقفینِ نَو نے اپنے ساتھ لگایا ہوا ہے۔ اس سے زیادہ اس کی کچھ حیثیت نہیں۔ اور صرف ٹائٹل لینا تو ہمارا مقصد نہیں، نہ اُن ماں باپ کا مقصد تھا جنہوں نے اپنے بچوں کو اس قربانی کے لئے پیش کیا۔ پس جیسا کہ مَیں بیان کر آیا ہوں ماں باپ کے لئے بھی اور واقفینِ نَو کے لئے بھی یہ ضروری ہے کہ اپنی ذمہ داری نبھائیں۔ مَیں دوبارہ اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ دنیا میں دین کے پھیلانے کے لئے دینی علم کی ضرورت ہے اور یہ علم سب سے زیادہ ایسے ادارہ سے ہی مل سکتا ہے جس کا مقصد ہی دینی علم سکھانا ہو۔ اور یہ ادارہ جماعت احمدیہ میں جامعہ احمدیہ کے نام سے جانا جاتا ہے۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جیسا کہ مَیں نے بتایا کہ جامعات صرف پاکستان یا قادیان میں نہیں ہیں، یہیں تک محدود نہیں بلکہ یوکے میں بھی ہے۔ جو مَیں نے کوائف پیش کئے ہیں اُن سے پتہ لگتا ہے کہ جرمنی میں بھی ہے، انڈونیشیا میں بھی ہے، کینیڈا میں بھی ہے، اور گھانا میں بھی ہے جیسا کہ مَیں نے کہا وہاں شاہد کروانے کے لئے نیا جامعہ کھلا ہے۔ پہلے وہاں جامعہ تو تھا لیکن تین سالہ کورس میں صرف معلمین تیار ہوتے تھے۔ تو یہ جامعہ احمدیہ جو گھانا میں کھلا ہے، یہ فی الحال تمام افریقہ کے جماعت کے لئے شاہد (مربی) تیار کرے گا۔ اسی طرح بنگلہ دیش میں بھی جامعہ احمدیہ ہے۔ (دعوۃ الی اللہ) کا کام بہت وسیع کام ہے۔ اور یہ باقاعدہ تربیت یافتہ (مربیان) سے ہی زیادہ بہتر طور پر ہوسکتا ہے۔ اس لئے واقفینِ نَو کو زیادہ سے زیادہ یا واقفینِ نَو کی زیادہ سے زیادہ تعداد کو جامعہ احمدیہ میں آنا چاہئے۔ جبکہ جو اعداد و شمار مَیں نے بتائے ہیں، اس سے تو ہم ہر ملک کے ہر علاقے میں جیسا کہ میں نے کہا مستقبل قریب کیا بلکہ دور میں بھی ہر جگہ (مربی) نہیں بٹھا سکتے۔ اور جب تک کل وقتی معلمین اور (مربیان) نہیں ہوں گے انقلابی تبدیلی اور انقلابی تبلیغی پروگرام بہت مشکل ہے۔

واقفین نو کی تعداد

اس وقت دنیا بھر سے شعبہ کے پاس جو رپورٹ آئی ہے یہ شاید ان کے پاس جولائی 2012ء تک کی رپورٹ ہے۔ اس کے مطابق پندرہ سال کے اوپر کے واقفینِ نَو اور واقفاتِ نَو کی تعداد پچیس ہزار ہے جس میں سے لڑکے 16,988 ہیں اور ان میں پاکستان کے واقفینِ نَو 10,687 ہیں۔ پاکستان کے بعد جرمنی میں سب سے زیادہ واقفینِ نَو ہیں۔ 1877 لڑکے اور 1155 لڑکیاں۔ پھر انگلستان ہے۔ 918 لڑکے اور ان کی کُل تعداد 1758 ہے۔ باقی 800 کچھ لڑکیاں ہیں۔ لیکن جامعہ احمدیہ میں آنے والوں کی تعداد جرمنی میں بھی اور یوکے میں بھی بہت کم ہے۔ ان دونوں جامعات میں یورپ کے دوسرے ملکوں سے بھی طالب علم آتے ہیں، اس طرح تو یہ تعداد اور بھی کم ہوجاتی ہے۔ اسی طرح امریکہ اور کینیڈا کے جامعات میں تعداد کم ہے۔

جماعتیں (۔) اور مربیان کا مطالبہ کرتی ہیں تو پھر واقفینِ نَو کو جامعہ میں پڑھنے کے لئے تیار بھی کریں۔ کینیڈا اور امریکہ میں اس وقت پندرہ سال سے اوپر تقریباً آٹھ سو واقفینِ نَو ہیں۔ اگر ان کو تیار کیا جائے تو اگلے دو سال میں جامعات میں داخل ہونے والوں کی تعداد خاصی بڑھائی جا

سکتی ہے۔ صرف مربی (مربی) کے لئے نہیں بلکہ جامعہ میں پڑھ کے، دینی علم حاصل کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے مختلف زبانوں میں تراجم کیلئے بھی تیار کئے جاسکتے ہیں۔ ان کو جامعہ میں پڑھانے کے بعد مختلف زبانوں میں سپیشلائز بھی کرایا جاسکتا ہے۔ پھر جو جامعہ میں نہیں آ رہے، وہ بھی زبانیں سیکھنے کی طرف توجہ کریں اور زبانیں سیکھنے والے کم ازکم جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے بھی فرمایا تھا اور یہ ضروری ہے کہ تین زبانیں اُن کو آنی چاہئیں۔ ایک تو اُن کی اپنی زبان ہو، دوسرے اردو ہو، تیسرے عربی ہو۔ عربی تو سیکھنی ہی ہے، قرآنِ کریم کی تفسیروں اور بہت سارے لٹریچر کو سمجھنے کے لئے۔ اور پھر قرآن کریم کا ترجمہ کرتے ہوئے جب تک عربی نہ آتی ہو صحیح ترجمہ بھی نہیں ہوسکتا۔ اور اردو پڑھنا سیکھنا اس لئے ضروری ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب سے ہی اس وقت دین کا صحیح فہم حاصل ہوسکتا ہے۔ کیونکہ آپ کی تفسیریں، آپ کی کتب، آپ کی تحریرات ہی ایک سرمایہ ہیں اور ایک خزانہ ہیں جو دنیا میں ایک انقلاب پیدا کرسکتی ہیں، جو صحیح (دینی) تعلیم دنیا کو بتاسکتی ہیں، جو حقیقی قرآنِ کریم کی تفسیر دنیا کو بتاسکتی ہیں۔

پس اردو زبان سیکھے بغیر بھی صحیح طرح زبانوں میں مہارت حاصل نہیں ہوسکتی۔ ایک وقت تھا کہ جماعت میں ترجمے کے لئے بہت دقّت تھی، دقّت تو اب بھی ہے لیکن یہ دقّت اب کچھ حد تک مختلف ممالک کے جامعات کے جو لڑکے ہیں اُن سے کم ہو رہی ہے یا اس طرف توجہ پیدا ہو رہی ہے۔ جامعہ احمدیہ کے مقالوں میں اردو سے ترجمے بھی کروائے جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب، حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی بعض کتب، کے ترجمے کئے ہیں اور جو بھی طلباء کے سپروائزر تھے، اُن کے مطابق اچھے ہوئے ہیں۔ لیکن بہرحال اگر معیار بہت اعلیٰ نہیں بھی تو مزید پالش کیا جاسکتا ہے۔ بہرحال ایک کوشش شروع ہوچکی ہے۔ لیکن یہ تو چند ایک طلباء ہیں جن کو دو چار کتابیں دے دی جاتی ہیں، ہمیں زیادہ سے زیادہ زبانوں کے ماہرین چاہئیں۔ اس طرف واقفینِ نَو کو بہت توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر جامعہ کے طلباء کے علاوہ کوئی کسی زبان میں مہارت حاصل کرتا ہے تو اُسے جیسا کہ مَیں نے کہا عربی اور اردو سیکھنے کی طرف بھی توجہ کرنی چاہئے۔ اس کے بغیر وہ مقصد پورا نہیں ہوسکتا جس کے لئے زبان کی طرف توجہ ہے۔

جامعہ احمدیہ پر یہاں یا جرمنی میں یا بعض جگہ بعض لوگ اعتراض کر دیتے ہیں کہ یہاں پڑھائی اچھی نہیں ہے۔ یہ بالکل بودے اعتراض ہیں۔ اُن کے خیال میں اُن کا جو اعتراض ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ جامعہ سے فارغ ہوتا ہے تو اُس کو عربی بولنی نہیں آتی یا بول چال اتنی اچھی نہیں ہے۔ جہاں تک زبان کی مہارت کا سوال ہے، جامعہ احمدیہ میں کیونکہ مختلف مضامین پڑھائے جاتے ہیں، صرف ایک زبان کی طرف ہی تو توجہ نہیں دی جاتی۔ باقی یونیورسٹیوں میں یا دوسرے مدرسوں میں اگر پڑھایا جاتا ہے تو ایک مضمون پڑھا کر اُس پر توجہ دی جاتی ہے۔ لیکن یہاں تو مختلف مضامین پڑھائے جاتے ہیں۔ ہاں جب یہ دیکھا جائے کہ کسی کا کسی زبان کی طرف رجحان ہے یا زبانوں کے سیکھنے کی طرف رجحان ہے تو اُن کو زبانوں میں پھر سپیشلائز بھی انشاء اللہ کروایا جائے گا اور پھر بولنے کا جو شکوہ ہے وہ بھی دُور ہو جائے گا۔ لیکن بہرحال جہاں تک پڑھائی کا سوال ہے، جو علم دیا جا رہا ہے، وہ بہت وسیع علم ہے جو جامعہ کے طلباء اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاصل کر رہے ہیں۔ پاکستان میں تو کیونکہ

جامعہ احمدیہ پر یہاں یا جرمنی میں یا بعض جگہ بعض لوگ اعتراض کر دیتے ہیں کہ یہاں پڑھائی اچھی نہیں ہے۔ یہ بالکل بودے اعتراض ہیں۔

پرانے جامعات ہو گئے ہیں، وہاں تخصص بھی کروایا جاتا ہے، سپیشلائز بھی کروایا جاتا ہے۔تو یہ تو بعض لوگوں کے، خاص طور پر جرمنی سے مجھے اطلاع ملی تھی، جامعہ میں بچوں کو نہ بھیجنے کے بہانے ہیں۔جیسا کہ مَیں نے کہا اللہ تعالیٰ کے فضل سے یوکے اور کینیڈا کے جوطلباء جامعہ سے فارغ ہوئے ہیں ان کا (۔) میدان میں اب تک جوتھوڑا تجربہ ہوا ہے وہ اللہ کے فضل سے بڑے مؤثر رہے ہیں۔اور یہ علم تو جیسا کہ مَیں نے کہا ساتھ ساتھ انشاء اللہ تعالیٰ بڑھتا چلا جائے گا۔ پس جولوگ یہ باتیں کرتے ہیں اور بعض طلباء کو جامعہ آنے یا داخلہ لینے سے بددل کرتے ہیں، یہ لوگ صرف فتنہ ہیں یا اُن میں نفاق کا رنگ ہے۔ اس لئے اُن کو بھی استغفار کرنی چاہئے۔جوشعبہ وقفِ نَو ہے، اُنہوں نے بعض انتظامی باتوں کی طرف بھی توجہ دلائی ہے جومَیں دہرا دیتا ہوں۔شاید پہلے بھی بعض کا ذکر ہو چکا ہو۔

وقفِ نَو میں ماں باپ بچوں کی بلوغت کو پہنچ کر یا پہلے ہی اس طرح تربیت نہیں کرتے، جیسا کہ مَیں پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ بچوں نے اپنے آپ کو باقاعدہ جماعت کی خدمت میں پیش کرنا ہے۔ ایسی تربیت سے بچوں کو یہ پتہ ہونا چاہئے۔تعلیم کے ہر مرحلے پر اُن کو توجہ دلائیں۔اور پھر وقفِ نَو کا جوشعبہ ہے اُس سے رہنمائی بھی حاصل کریں۔اپنی تعلیم کے بارے میں بچوں کو پوچھنا چاہئے کہ اب ہم اس سٹیج پر پہنچ گئے ہیں کیا کریں؟ اور اگر اُس نے اپنی مرضی کرنی ہے یا ایسے شعبوں میں جانا ہے جس کی فی الحال جماعت کو ضرورت نہیں ہے تو پھر وقف سے فراغت لے لیں۔

لڑکیاں جو واقفاتِ نَو ہیں، جو پاکستانی اوریجن (Origin) کی ہیں، پاکستان سے آئی ہوئی ہیں، جن کو اردو بولنی آتی ہے، وہ اردو پڑھنی بھی سیکھیں۔اور جو یہاں باہر کے ملکوں میں رہ رہی ہیں وہ مقامی زبان بھی سیکھیں۔ جہاں انگلش ہے، جرمن ہے یا ایسے علاقوں میں ہیں جہاں انگلش سرکاری زبان ہے اور مقامی لوکل زبانیں اَور ہیں وہ بھی سیکھیں، عربی سیکھیں، پھر اپنے آپ کو تراجم کے لئے پیش کریں۔مَیں نے دیکھا ہے عورتوں میں لڑکیوں میں زبانوں کا ملکہ زیادہ ہوتا ہے۔اس لئے وہ اپنے آپ کو پیش کرسکتی ہیں۔پھر ڈاکٹر ہیں، ٹیچر ہیں، یہ بھی لڑکیاں اپنے آپ کو ٹیچر اور ڈاکٹر بن کے بھی پیش کرسکتی ہیں، اسی طرح لڑکے بھی۔تو اس طرف بھی توجہ ہونی چاہئے اور شعبہ کو ہر مرحلے پر پتہ ہونا چاہئے۔ مقامی جماعتی نظام کو لڑکوں اور لڑکیوں کی رہنمائی اور تربیت کے لئے سال میں کم ازکم دو مرتبہ اُن کے فورم منعقد کرنے چاہئیں جس میں کام اور تعلیم کی رہنمائی ہو۔

ان کے شعبہ کو ایک شکوہ یہ ہے کہ بعض والدین وقف کرنے کے بعد، حوالہ نمبر ملنے کے بعد مقامی جماعت اور مرکز دونوں سے تقریباً لاتعلق ہو جاتے ہیں یا ویسے رابطہ نہیں رکھتے جیسا کہ رکھنا چاہئے۔اور پھر ایک سٹیج پر پہنچ کے جب شعبہ یہ کہتا ہے کہ رابطہ نہیں ہے آٹھ دس سال گزر گئے ہیں ان کو نکال دیا جائے، تو اُس وقت پھر شکوے پیدا ہوتے ہیں۔ اس لئے حوالہ نمبر ملنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اب رابطہ ختم کرلیا اور وقفِ نَو ہوگیا۔مسلسل رابطہ دفتر سے اور اپنے نیشنل سیکرٹری شعبہ سے بھی اور مرکز سے بھی قائم رکھنا ضروری ہے۔ پھر واقفینِ نَو اور واقفاتِ نَو کا نصاب مقرر ہے جو پہلے تو صرف بنیادی تھا، اب اکیس سال تک کے لڑکوں اور لڑکیوں کا یہ نصاب مقرر ہو چکا ہے۔ اس کو پڑھنا بھی چاہئے اور اگر امتحان وغیرہ ہوتے ہیں تو اس میں بھرپور شمولیت اختیار کرنی چاہئے۔اور اس سے اوپر جو لڑکے لڑکیاں ہیں، اُن کو قرآنِ کریم کی تفسیر جن کو اردو آتی ہے وہ اردو میں، اور جن کو انگلش آتی ہے وہ انگلش میں Five Volume Commentary جو ہے وہ پڑھیں۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب جو مختلف زبانوں میں ترجمہ ہو چکی ہیں، جو جو زبان آتی ہے اُس میں پڑھیں۔خطبات اور

خطابات ہیں وہ باقاعدہ سنیں۔ اپنا علم بڑھاتے چلے جائیں۔ یہ بھی اُن کے لئے ضروری ہے اور پھر اس کی رپورٹ بھی بھجوا کریں۔

جو سیکرٹریانِ وقفِ نَو ہیں یہ بھی بعض جگہ فعّال نہیں ہیں۔ یہ بھی صرف عہدہ سنبھال کر بیٹھے ہوئے ہیں۔ ان لوگوں کو بھی فعّال ہونے کی ضرورت ہے۔ نہیں تو اس سال انتخابات ہو رہے ہیں، جماعتوں سے یہ رپورٹیں آنی چاہئیں کہ کون کون سے سیکرٹریانِ وقفِ نَو فعّال نہیں ہیں اور اگر وہ فعّال نہیں ہیں تو چاہے اُن کے ووٹ زیادہ ہوں اُن کو اس دفعہ مقرر نہیں کیا جائے گا۔

نصاب کا پہلے ذکر آیا تھا۔ اگر جماعت کا بھی ایک نصاب بنا ہوا ہے، اور وہاں ایسا انتظام نہیں ہے کہ علیحدہ علیحدہ انتظام ہو سکے تو جو جماعتی نصاب ہے، اُسی میں وقفِ نَو بھی شامل ہو سکتے ہیں، پڑھیں۔ تھوڑا بہت معمولی فرق ہے۔ آپس میں دونوں کی کوآرڈی نیشن (Co-ordination) اگر ہو جائے تو اطفال کی عمر کے اطفال کا نصاب پڑھ سکتے ہیں، خدام کی عمر کا وہ پڑھ سکتے ہیں، لجنہ والی لجنہ کا پڑھ سکتی ہیں یا نصاب آپس میں سمویا جا سکتا ہے۔ جب جماعتی نظام کے تحت سیکرٹری تربیت اور سیکرٹری تعلیم اور سیکرٹری وقفِ نَو جماعتی شعبہ کے تحت ہی کام کر رہے ہیں تو امراء اور صدران کا کام ہے کہ ان کو اکٹھا کر کے ایسا معین لائحہ عمل بنائیں کہ یہ نصاب بہر حال پڑھا جائے۔ خاص طور پر واقفینِ نَو کو اس میں ضرور شامل کیا جائے۔ پھر یہ جو وقفِ نَو کا نصاب ہے اُس کو مختلف ممالک اپنی زبانوں میں بھی شائع کروا سکتے ہیں۔ سویڈن نے اپنی زبان میں شائع کروایا ہے۔ فرنچ میں شائع کرنے کیلئے فرانس والے اور ماریشس والے کوشش کریں۔ اور یہ کوشش صرف زبانی نہ ہو۔ یہ تو اطلاع فوری طور پر دیں کہ کون اس کا ترجمہ کر سکتا ہے اور دو مہینے کے اندر اندر یہ ترجمہ ہو بھی جانا چاہئے۔

واقفینِ نَو کے مطالعہ میں روزانہ کوئی نہ کوئی دینی کتاب ہونی چاہئے

واقفینِ نَو کے مطالعہ میں روزانہ کوئی نہ کوئی دینی کتاب ہونی چاہئے۔ چاہے ایک دو صفحے پڑھیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب، جیسا کہ مَیں نے کہا، اگر وہ پڑھیں تو سب سے زیادہ بہتر ہے۔ پھر اسی طرح خطبات ہیں سو فیصد واقفینِ نَو اور واقفاتِ نَو کو یہ خطبات سننے چاہئیں۔ کوشش کریں۔ یہاں یوکے میں ایک دن مَیں نے کلاس میں جائزہ لیا تھا تو میرا خیال ہے دس فیصد تھے جو باقاعدہ سنتے تھے۔ اس کی طرف شعبہ کو بھی اور والدین کو بھی اور خود واقفینِ نَو کو بھی توجہ دینی چاہئے۔ انتظامیہ کو بھی چاہئے کہ وہ واقفینِ نَو کے جو پروگرام بناتے ہیں، وہ Inter-active پروگرام ہونے چاہئیں جس سے زیادہ توجہ پیدا ہوتی ہے۔

واقفینِ نَو کے مطالعہ میں روزانہ کوئی نہ کوئی دینی کتاب ہونی چاہئے۔ چاہے ایک دو صفحے پڑھیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب، جیسا کہ مَیں نے کہا، اگر وہ پڑھیں تو سب سے زیادہ بہتر ہے۔ پھر اسی طرح خطبات ہیں سو فیصد واقفینِ نَو اور واقفاتِ نَو کو یہ خطبات سننے چاہئیں۔

پھر اسی طرح ہر ملک کی جو انتظامیہ ہے وہ ایک کمیٹی بنائے جو تین مہینہ کے اندر یہ جائزہ لے کہ ان ملکوں کی اپنی ضروریات آئندہ دس سال کی کیا ہیں؟ کتنے مبلغین ان کو چاہئیں؟ کتنے زبان کے ترجمے کرنے والے چاہئیں؟ کتنے ڈاکٹرز چاہئیں؟ کتنے ٹیچرز چاہئیں؟ جہاں جہاں ضرورت ہے۔ اور اس طرح مختلف ماہرین اگر چاہئیں تو کیا ہیں؟ مقامی زبانوں کے ماہرین کتنے چاہئیں؟ تو یہ جائزے لے

واقفینِ نَو کیلئے ایک رسالہ لڑکوں کیلئے ''اسماعیل'' اور لڑکیوں کیلئے ''مریم'' شروع کیا گیا ہے۔ جرمن اور فرنچ میں بھی اس کا ترجمہ ہونا چاہئے۔ اگر تو ایسے مضامین ہیں جو وہاں کے مقامی واقفینِ نَو، واقفاتِ نَو لکھیں تو وہ شائع کریں۔...... اپنی اپنی زبانوں میں شائع کرلیا کریں۔ اردو کے ساتھ مقامی زبان بھی ہو۔

کرتین سے چار مہینے کے اندر اندر اس کی رپورٹ ہونی چاہئے اور پھر جو شعبہ وقفِ نَو ہے وہ اس کا پراپر فالواَپ (Proper Follow up) کرے۔

بعض لوگ بزنس میں جانا چاہتے ہیں یا پولیس یا فوج میں جانا چاہتے ہیں یا اَور شعبوں میں جانا چاہتے ہیں تو ٹھیک ہے وہ بے شک جائیں لیکن وقف سے فراغت لے لیں۔ یہ اطلاع کیا کریں۔ پھر اسی طرح ہر ملک میں واقفینِ نَو کے لئے کیریئر گائیڈنس کمیٹی بھی ہونی چاہئے جو جائزہ لیتی رہے اور مختلف فیلڈز میں جانے والوں کی رپورٹ مرکز بھجوائے یا جن کو مختلف فیلڈز میں دلچسپی ہے، اُن کے بارے میں اطلاع ہو، پھر مرکز فیصلہ کرے گا کہ آیا اس کو کس صورت میں اجازت دینی ہے۔ اور پھر یہ بھی جیسا کہ مَیں کئی دفعہ کہہ چکا ہوں کہ اٹھارہ سال کی عمر کو پہنچنے والے واقفینِ نَو اپنے تجدید وقفِ نَو کے عہد کو نہ بھولیں، لکھ کر بھجوایا کریں۔ بانڈ (Bond) لکھیں۔ اسی طرح واقفینِ نَو کیلئے ایک رسالہ لڑکوں کیلئے ''اسماعیل'' اور لڑکیوں کیلئے ''مریم'' شروع کیا گیا ہے۔ جرمن اور فرنچ میں بھی اس کا ترجمہ ہونا چاہئے۔ اگر تو ایسے مضامین ہیں جو وہاں کے مقامی واقفینِ نو، واقفاتِ نَو لکھیں تو وہ شائع کریں۔ نہیں تو یہاں سے مواد مہیا ہوسکتا ہے اس کو یہ اپنی اپنی زبانوں میں شائع کرلیا کریں۔ اردو کے ساتھ مقامی زبان بھی ہو۔

اللہ تعالیٰ تمام اُن والدین میں جنہوں نے اپنے بچے وقفِ نَو کے لئے پیش کئے، اس رنگ میں بچوں کی تربیت اور دعا کرنے کی طرف توجہ پیدا فرمائے جو حقیقت میں اُن کو واقفینِ نَو بنانے کا حقدار بنانے والی ہوں۔ اور یہ بچے والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک ہوں۔ بچوں کو بھی اپنے ماں باپ اور اپنے عہدوں کو پورا کرنے کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ان کو توفیق بھی عطا فرمائے اور وہ حقیقت میں اُس گروہ میں شامل ہو جائیں جن کا کام صرف اور صرف دین کی اشاعت ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو توفیق عطا فرمائے۔''

(خطبہ جمعہ 18 جنوری 2013ء بمقام بیت الفتوح، لندن از الفضل انٹرنیشنل 8 تا 14 فروری 2013ء)

نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

(مکرم خان شاہنواز ملہی صاحب کراچی)

آؤ مل کر کرتے ہیں پیارے نبیؐ کی پیاری باتیں
نور سے جگ مگ روشن ہوں، ظلمت کی یہ کالی راتیں

ہر کوئی مدح سرائی کرے، ایک سے بڑھ کر ایک کرے
صلے علیٰ ہو، صلے علیٰ، ہوں رحمت کی ہم پر برساتیں

تصوف میں سب ڈوبے ہوئے ہیں، تیرے صوفی و اولیاء
لے کے تصور بیٹھے ہوئے ہیں، کب سے ہوں گی آقاؐ سے ملاقاتیں

آنکھیں میں سجا کے صورت تیریؐ بیٹھے ہیں بس تاک لگائے
کچھ نہ چاہت اس کے سوا ہے، رک جائیں اللہ یہ ساعتیں

تیراؐ جو ہے نقشِ پاء، مجھ اسیر کیلئے ہے راہ نجات
تیرےؐ قصے، تیرےؐ فسانے، سچی ہیں سب یہ حکاتیں

سیرت النبیؐ

آنحضرت ﷺ کی عبادات

(نوٹ: یہ مقالہ مجلس انصاراللہ پاکستان کے زیراہتمام سیمینار سیرت النبی ﷺ میں 16 رجنوری 2013ء کو پڑھا گیا)

(مکرم سید مبشر احمد ایاز صاحب)

قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (الانعام: 163)

تو کہہ دے کہ میری عبادت اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جس مسجود ملائک ،عبد کامل کو پیدا کیا اور جس کے ایک ایک عمل کو ہمارے لئے مشعل راہ اور اسوہ حسنہ بنایا آج اس کے ایک عمل یعنی عبادت الٰہی پر کچھ بیان کرنے کے لئے خاکسار کو ارشاد ہوا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام عبادت کی حقیقت اور فلاسفی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''اور عبادت کی حقیقت معبود کے رنگ میں رنگین ہونا ہے اور راستبازوں کے نزدیک کمال سعادت یہی ہے۔ چنانچہ خداشناس بزرگوں کے نزدیک بندہ درحقیقت اسی وقت عبد کہلا سکتا ہے۔ جب اس کی صفات خدائے رحمٰن کی صفات کا پرتو بن جائیں......۔ واضح ہو کہ اس عبادت کی حقیقت جسے اللہ تعالیٰ اپنے کرم و احسان سے قبول فرماتا ہے (وہ درحقیقت چند امور پر مشتمل ہے) یعنی اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کی بلند و بالا شان کو دیکھ کر مکمل فروتنی اختیار کرنا نیز اس کی مہربانیاں اور قسم قسم کے احسان دیکھ کر اس کی حمد و ثنا کرنا اس کی ذات سے محبت رکھتے ہوئے اور اسکی خوبیوں جمال اور نور کا تصور کرتے ہوئے اسے ہر چیز پر ترجیح دینا اور اس کی جنت کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے دل کو شیطانوں کے وسوسوں سے پاک کرنا ہے اور سب سے افضل عبادت یہ ہے کہ انسان التزام کے ساتھ پانچوں نمازیں ان کے اول وقت پر ادا کرنے اور فرض اور سنتوں کی ادائیگی پر مداومت رکھتا ہو اور حضور قلب، ذوق، شوق اور عبادت کی برکات کے حصول میں پوری طرح کوشاں رہے کیونکہ نماز ایک ایسی سواری ہے جو بندہ کو پروردگار عالم تک پہنچاتی ہے۔ اسکے ذریعہ (انسان) ایسے مقام تک پہنچ جاتا ہے جہاں گھوڑوں کی پیٹھوں پر بیٹھ کر نہیں پہنچ سکتا اور نماز کا شکار (یعنی ثمرات کو) تیروں سے حاصل نہیں کیا جاسکتا۔ اس کا راز قلموں سے ظاہر نہیں ہوسکتا اور جس نے اس طریق کو لازم پکڑا اس نے حق اور حقیقت کو پا لیا اور اس محبوب تک پہنچ گیا جو غیب کے پردوں میں ہے اور شک وشبہ سے نجات حاصل کرلی۔ پس تو دیکھے گا کہ اس کے دن روشن ہیں اس کی باتیں موتیوں کی مانند ہیں اور اس کا چہرہ چودھویں کا چاند ہے اس کا مقام صدر نشینی ہے جو شخص نماز میں اللہ تعالیٰ کیلئے عاجزی سے جھکتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے بادشاہوں کو جھکا دیتا ہے اور اس مملوک بندہ کو مالک بنا دیتا ہے۔''

(اعجاز المسیح، رخ جلد 18ص 165-161 اردو ترجمہ از تفسیر مسیح موعود)

ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی عبادات

آج ہم اسی چاند چہرے کی عبادت الٰہی یعنی نمازوں کی ایک جھلک مشاہدہ کریں گے۔ جس سے اس نے نہ صرف یہ کہ اپنے دن کو روشن اور راتوں کو منور کئے رکھا بلکہ قیامت تک کی تاریکیوں اور ظلمات کو نور میں تبدیل کرنے کی راہیں آسان فرمادیں۔ وہ حق بندگی ادا کرنے والا ایسا عبد کامل ثابت ہوا کہ بادشاہتیں تو کیا ساری کائنات جس کی جھولی میں ڈال دی گئی اور جس کی مناجات وعبادات اور اندھیری راتوں کی دعاؤں سے عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گذرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہوگئے اور پشتوں کے بگڑے

ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے۔ اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں یک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا......۔ اللّٰھم صلّ و سلّم و بارک علیہ و اٰلہ بعدد ھمّہٖ و غمّہٖ و حزنہٖ لِھٰذِہِ الامّۃ و انزل علیہ انوار رحمتک الی الابد۔

(برکات الدعاء، روحانی خزائن جلد 6 ص 10-11)

آنحضرت ﷺ کی سیرت وسوانح کا مطالعہ کریں تو ہم دیکھتے ہیں کہ بتوں سے نفرت تو آپ کی گھٹی میں رکھی ہی گئی تھی اسی طرح شہر مکہ کا طرب خیز اور پر رونق ماحول بھی آپ کو اپنی طرف مائل نہیں کرسکا۔ آپ ان تمام رعنائیوں اور پرتعیش جلوت کو ٹھکراتے ہوئے اس ہاؤ ہو کی آبادی سے کئی میل دور ایک غار میں خلوت گزیں ہوتے ہیں۔ کہ جس کا ماحول اور راہ ایسا خوفناک ہے کہ کسی کا جگر انہیں کہ ادھر کا رخ کر سکے۔ اس غار اور خلوت نشینی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”ہمارے نبی کریم ﷺ بھی خلوت اور تنہائی کو ہی پسند کرتے تھے۔ آپ عبادت کرنے کے لیے لوگوں سے دور تنہائی کی غار میں جو غار حرا تھی چلے جاتے تھے۔ یہ غار اس قدر خوفناک تھی کہ کوئی انسان اس میں جانے کی جرأت نہ کر سکتا تھا۔ لیکن آپ نے اس کو اس لیے پسند کیا ہوا تھا کہ وہاں کوئی ڈر کے مارے بھی نہ پہنچے گا۔ آپ بالکل تنہائی چاہتے تھے۔ شہرت کو ہرگز پسند نہیں کرتے تھے۔“

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 34)

یہاں اس غار میں آپ ﷺ دن کو روزہ رکھتے اور ساری ساری رات خدا کے حضور قیام میں گزارتے۔

(الحیاۃ التعبدیۃ للرسول ؐ و خلفائہ، ص 62)

آپ ﷺ کی اس پندرہ سالہ عبادات وریاضت کو قبولیت کا شرف ملا تو سب سے پہلا انعام جوان مجاہدات کے نتیجہ میں ملا وہ وحی الٰہی کے ذریعہ نماز کی ادائیگی کا فریضہ نظر آتا ہے۔

جبریل نے ابتدائی وحی کے بعد نبی کریم ؐ کو وضو کر کے دکھایا اور اس کا طریق سکھا کر آپ کو نماز پڑھائی۔ آنحضور ؐ نے حضرت خدیجہؓ کو وضو کا طریق سکھا کر نماز پڑھائی جس طرح جبریل علیہ السلام نے آپ کو سکھایا تھا۔

(سیرت ابن ھشام باب ابتداء فرض الصلوۃ ص 186)

نبوت کے آغاز میں ہی حضرت جبریلؑ نے نبی کریم ﷺ کو پانچ نمازوں کی امامت کروا کے نماز کا طریق اور اوقات سمجھا دیئے تھے۔ (جامع ترمذی حدیث نمبر 149)

اور پھر فرضیت نماز کے روز اول سے لے کر تا دم آخر آپ نے اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوْکِ الشَّمْسِ اِلٰی غَسَقِ الَّیْلِ وَ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ (سورۃ بنی اسرائیل: 79) میں پنج وقتہ نمازوں کی ادائیگی کے حکم کی تعمیل کا حق ایسا ادا کر کے دکھایا کہ خود خدا نے گواہی دی کہ آپ کی نمازیں، آپکی عبادتیں اور آپ کا مرنا اور آپ کا جینا محض اللہ کی خاطر ہو چکا ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ (سورۃ الانعام: 163)

نبوت کے ابتدائی ایام کی عبادات

نبوت کے ابتدائی ایام میں ہم دیکھتے ہیں کہ صرف تین افراد نماز ادا کرنے والے ہیں۔ آنحضرت ﷺ اور آپ کی جاں نثار بیوی حضرت خدیجہؓ اور ایک وفادار طفل حضرت علیؓ، نماز باجماعت کا یہ نظارہ مکہ کے باسیوں کے لئے عجیب وغریب تھا۔ سینکڑوں بتوں کو سجدہ کرنے والے ایک خدا کے حضور عبادت کے اس طریق پر تعجب بھی کرتے اور ہنستے بھی۔

ان دو وفا شعار ساتھیوں کے ساتھ نماز باجماعت کی عبادت کا سلسلہ جو شروع ہوا تو پھر عمر بھر سفر وحضر، بیماری وتندرستی، امن وجنگ غرض کہ ہر حالت عسر و یسر میں اس فریضہ کی بجا آوری میں آپ ؐ نے کبھی کوئی کوتاہی نہیں ہونے دی۔ ابتدا آپ کفار کے فتنہ کے اندیشہ سے چھپ کر بھی نماز ادا کرتے رہے۔ کبھی گھر میں پڑھ لیتے تو کبھی کسی پہاڑی گھاٹی میں پڑھتے۔

(سیرت ابن ہشام صفحہ 186)

اور کبھی تیز دھوپ میں خانہ کعبہ کے صحن میں اور پھر آخری سانسوں تک ادائیگی نماز کا یہ سلسلہ منقطع نہیں ہوا۔ دن اور رات کی کوئی گھڑی نہیں کہ جس کے مختلف حصوں میں آپ ﷺ نماز نہ ادا کرتے ہوں۔ نماز فجر ہو یا آفتاب کے طلوع ہونے پر نماز اشراق، سورج میں ذرا چمک بڑھی تو صلوۃ الضحیٰ، زوال شروع ہوا تو ظہر کی نماز، زوال کا سایہ بڑھنے لگا تو عصر کی نماز، سورج غروب ہوا تو مغرب کی نماز، شفق غائب ہوئی تو عشاء کی نماز، اور گھر لوٹتے تو اپنا وقت تین حصوں میں اس طرح تقسیم فرماتے کہ ایک حصہ اہل وعیال کیلئے، ایک اپنے نفس کے لئے (گو کہ وہ بھی زیادہ تر حاجتمندوں کی حاجت روائی میں صرف ہوتا) اور ایک خدا کے حضور عبادت کیلئے۔

(بیھقی، شعب الایمان: حدیث نمبر 1362)

آپ کی عبادت کے انداز اور طریق بھی دلفریب ہیں صرف رات کی عبادت ہی کو ہم دیکھیں تو پتہ چلتا ہے کہ آپ ﷺ رات کو ذرا سا آرام فرماتے تو پھر نماز کیلئے اٹھ کھڑے ہوتے۔ پھر تھوڑا سا وقت لیٹ کر پھر نماز کیلئے اٹھ کھڑے ہوتے اور یوں ساری رات اسی طرح گریہ وزاری اور سوز و گداز کے ساتھ عبادت کرتے ہوئے گزر جاتی۔

(سنن ابوداؤد، حدیث: 1466)

عَشِقَ مُحمدٌ رَبَّهٗ

گویا ایک بے قرار عاشق ہے جس کا دل بے تاب خدا کے حضور جھکے بغیر چین ہی نہیں پاتا۔

جس سوز میں ہیں اسکے لئے عاشقوں کے دل
اتنا تو ہم نے سوز نہ دیکھا کباب میں

خدا کے حضور اس راز و نیاز اور عبادت میں یہی بے قراری اور اشتیاق ہی تھا کہ مکہ کے کفار یہ کہا کرتے تھے کہ عشـــق محمدربه ۔ کہ محمدؐ تو اپنے رب کا عاشق ہو گیا ہے۔

خدا کے حضور یہ عبادات بجالانے میں جان کا آرام و آسائش بھی وار دیا اور تن کی آسانی بھی چھوڑی۔ مکہ اور مدینہ کی یخ بستہ راتیں کہ جسم جم جائیں تب بھی ٹھنڈے پانی سے وضو کر کے خدا کے حضور قیام کا اہتمام نظر آتا ہے اور یہ اہتمام سفر میں بھی اسی طرح ہے اور حضر میں بھی، سفر میں ایک شخص کو مقرر ہی اس کام کیلئے کیا ہوتا اِحْفَظُوْا عَلَيْنَا صَلَاتَنَا

(ابن ہشام، امتاع الاسماع الحیاۃ التعبدیہ للرسول وخلفاء، ص 107)

ہماری نماز کا خیال رکھتے رہنا کہیں ایسا نہ ہو کہ سفر کی مشکلات اور مصروفیات میں نماز اپنے وقت پر نہ پڑھی جائے۔ سفر کے ایک موقعہ پر جب تھکان کی وجہ سے نماز فجر پر آنکھ نہ کھل سکی تو دل اتنا بوجھل ہوا کہ اس جگہ پر مزید قیام کرنا دوبھر ہو گیا اور بغیر کھانا کھائے اور مزید قیام کئے وہاں سے فوری طور پر کوچ کرنے کا حکم دیا اور کچھ دیر آگے جا کر رکے اور نماز ادا کی اور پھر لشکر کو اپنی دوسری ضروریات پوری کرنے کی اجازت دی۔ اسی طرح باوجود سفر کی مشقتوں اور تکلیفوں کے سفر میں بھی آپ کی عبادت شب بیداری جاری رہتی ایک روایت میں ہے کہ ایک بار دوران سفر نخلہ مقام پر تھے کہ آپ ﷺ اس حال میں تہجد کی نماز کے لئے کھڑے ہوئے کہ سفر کی وجہ سے پاؤں سوجے ہوئے تھے اور ان سے خون بہہ رہا تھا۔

(الحیاۃ التعبدیۃ صفحہ 89)

خوف کی گھڑیوں اور جنگ کے دنوں میں بھی نماز کے اہتمام سے آپ ﷺ کو غافل نہیں دیکھا گیا۔ ہجرت کے خوفناک لمحوں میں غار ثور ہو جبکہ دشمن آپ کی تاک میں ہے یا اس کے راستے کا پرخطر سفر آپ نے ہر نماز اپنے وقت پر ادا فرمائی۔

(الحیاۃ التعبدیۃ صفحہ 106)

جنگ کے دنوں میں بھی اگر اہتمام اور خیال ہوتا تو نماز اور عبادت و مناجات کا۔ جنگ بدر کی تفصیلات کس کی نظر سے نہیں گزری ہوں گی۔ تین سو تیرہ نہتے اور ناتجربہ کار مظلوموں کو کچلنے کے لئے مکہ کا ایک ہزار بہادر سورما نیزوں اور تلواروں کو سونتے ہوئے سامنے کھڑا ہے۔ ایسے میں بھی نماز کا اہتمام ہم دیکھتے ہیں۔ آپ ﷺ خدا کے حضور کھڑے ہوتے ہیں اور ایک

روایت میں تو ہے کہ ساری رات آپ نے دعائیں کرتے ہوئے گزاردی اور دعا بھی کیا خوبصورت دعا تھی ۔کیا کوئی ایسا عاشق ہوگا کہ ایسے میں بھی اگر دل سے دعا لبوں پر آتی ہے تو کیا رنگ لئے ہوئے آتی ہے ۔یہ دعا نہیں کر رہے کہ ہمیں فتح دے،یہ دعا نہیں کہ ہم جیت جائیں ۔دعا ہے تو یہ یَا رَبِّ اِنْ تُهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ فَلَنْ تُعْبَدْ فِي الْأَرْضِ أَبَدًا ! اے میرے رب !اگر آج یہ چند مٹھی بھر تیری عبادت کرنے والے ہلاک ہو گئے تو پھر تیری عبادت سطح ارض پر کبھی نہیں ہوگی۔

(تاریخ طبری)

غزوہ احد کی شام جب لوہے کے خود کی کڑیاں دائیں رخسار میں ٹوٹ جانے سے بہت سا خون بہہ چکا تھا۔آپ زخموں سے نڈھال تھے اور ستر صحابہ کی شہادت کا زخم اس سے کہیں بڑھ کر اعصاب شکن تھا۔اس روز بھی آپ بلالؓ کی نداء پر نماز کیلئے اسی طرح تشریف لائے جس طرح عام دنوں میں تشریف لاتے تھے اور دنیا نے قیام عبادت کا ایسا حیرت انگیز نظارہ دیکھا جو اس سے پہلے کبھی نہ دیکھا ہوگا۔

ایک اور غزوہ،غزوہ احزاب کا منظر دیکھئے ،سخت ترین جنگوں میں سے ایک جنگ ،جس کی دہشت اور شدت خوف کا منظر قرآن نے اس طرح بیان کیا اِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ کہ جب آنکھیں پتھرا گئیں اور دل اچھلتے ہوئے ہنسلیوں تک جا پہنچے ،ایسے میں بھی اگر آنحضرت ﷺ پر سب سے زیادہ دکھ اور تکلیف کی کوئی گھڑی ہم دیکھتے ہیں تو وہ وہ ہے کہ دشمن کے مسلسل حملہ کے باعث ایک نماز ،نماز عصر آپ وقت پر ادا نہ فرما سکے ۔تو دل سے یہ آہ نکلی ۔"مَلَأَ اللّٰهُ بُيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا، شَغَلُونَا عَنِ الصَّلَاةِ۔

(بخاری،کتاب المغازی،حدیث 2931)

وہی رسول خدا جو طائف میں دشمن کے ہاتھوں سے لہولہان ہو کر بھی ان کی ہدایت کی دعا کرتے ہیں ۔نماز کے ضائع ہونے پر بے قرار ہو کر فرماتے ہیں ۔خدا ان کو غارت کرے انہوں نے ہمیں نماز سے روک دیا۔جنگوں کے دوران عین خطرے اور خوف کی حالت میں بھی آپ نے نماز نہیں چھوڑی بلکہ اس حال میں صحابہ کو اس طرح نماز پڑھائی کہ ایک گروہ دشمن کے سامنے رہا اور دوسرے نے آپ کے ساتھ نصف نماز ادا کی۔پھر پہلے گروہ نے آکر نماز پڑھی۔یوں آپ نے سبق دیا کہ موت کے بڑے سے بڑے خطرے میں بھی ایک خدا کی عبادت کرتے ہوئے نماز ترک نہیں کی جاسکتی۔

(صحیح بخاری)

آنحضرت ﷺ کا نماز سے محبت اور التزام سے یہی لگاؤ تھا کہ آپؐ نے (ای العمل افضل قال) سب سے افضل عمل الصلوۃ فی اول وقتھا وقت پر نماز کی ادائیگی کو قرار دیا۔ اور رات کی عبادت تو رسول اللہ کی روح کی غذا تھی ۔فرمایا کہ اللہ نے ہر نبی کی ایک خواہش رکھی ہوتی ہے اور میری دلی خواہش رات کی عبادت ہے ۔(طبرانی)

حضور ﷺ کا طریق نماز

آپؐ نماز کیسے ادا فرماتے اور اس کا حسن اور شب و روز اس کے رنگ سے کیسے رنگین ہوتے ۔ایک نظر ہم اس پر بھی ڈالتے ہیں۔ایک روایت پہلے بیان ہو چکی کہ جب کسی نے حضرت ام سلمہؓ سے پوچھا کہ نبی اکرم ﷺ کی نماز کیسی ہوتی اور قرأت کیسی ہوتی تو آپؓ نے فرمایا:

مَا لَكُمْ وَصَلَاتَهُ؟ كَانَ يُصَلِّي ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلَّى، ثُمَّ يُصَلِّي قَدْرَ مَا نَامَ، ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلَّى حَتَّى يُصْبِحَ ، ثُمَّ نَعَتَتْ لَهُ قِرَاءَتَهُ، فَإِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا .

(سنن نسائی باب بای شیء تستفتح صلوۃ اللیل۔حدیث :1629)

تم کیا جانو آپ ﷺ کی نماز کا انداز! آپ نماز پڑھتے اور سو جاتے اور پھر اٹھ کر نماز پڑھتے اور پھر سو جاتے اور کچھ دیر کے بعد پھر اٹھتے اور نماز پڑھتے ۔اور آپ کی نماز میں قرأت بھی صاف ہوتی ایک ایک لفظ موتیوں کی طرح جدا جدا ہوتا ۔

ایک دوسری روایت میں حضرت عائشہؓ اس نماز کے التزام

ودوام کی بابت فرماتی ہیں کہ نمازِ تہجد آپ نے کبھی نہیں چھوڑی۔ ہاں کبھی اگر بیماری یا اشد مصروفیت کی وجہ سے رات کو نہ پڑھ سکے تو دن کے وقت بارہ رکعات ادا فرماتے۔

(مسلم کتاب صلوۃ المسافرین باب جامع الصلوۃ اللیل 1743)

حضرت ابن عباسؓ بیان فرماتے ہیں کہ میں ایک بار اپنی خالہ میمونہ کے ہاں سویا کہ دیکھوں کہ آپ ﷺ تہجد کی نماز کیسے ادا فرماتے ہیں۔ وہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کچھ دیر سوئے اور ابھی نصف شب ہوگی یا اس سے ذرا پہلے یا ذرا بعد کہ آپؐ اٹھے چہرہ مبارک پر ہاتھ پھیرا، آسمان کی طرف دیکھا اور سورۃ آل عمران کی یہ آیات پڑھیں: ان فی خلق السموت والارض ...... پھر دیوار کے ساتھ معلق مشکیزہ کی طرف تشریف لائے اچھی طرح وضو کیا اور کھڑے ہوکر نماز پڑھنے لگے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ پھر میں نے بھی ایسا ہی کیا اور وضو کرکے نبی اکرمؐ کے ساتھ کھڑا ہوگیا۔ آپؐ نے دو، دو، کرکے وتر سمیت تیرہ رکعات نماز ادا کی۔ پھر ذرہ استراحت کیلئے لیٹ گئے یہاں تک کہ فجر کی اذان ہوئی اور آپ دو رکعات ادا فرما کر صبح کی نماز کے لئے باہر تشریف لے گئے۔

(صحیح بخاری کتاب التفسیر حدیث نمبر 4571)

حضرت عائشہؓ سے کسی نے آپ کی نمازوں کا پوچھا تو فرمایا

فَلَا تَسْأَلْ عَنْ طُولِهِنَّ، وَحُسْنِهِنَّ۔

(بخاری، ومسند احمد)

کہ ان کی طوالت اور ان کا دلنشین انداز اور حسن کا کیا پوچھتے ہو! اس کے تو کیا ہی کہنے ہیں!

ایک نوجوان صحابیؓ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے ایک رات آپ ﷺ کے ساتھ نماز شروع کی تو آپؐ نے اتنا لمبا قیام کہ مجھ میں طاقت نہ رہی کہ میں مزید کھڑا رہ سکوں اور میرا دل کیا کہ میں بیٹھ جاؤں۔

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز تہجد پڑھی تو آپ ﷺ نے سورۃ البقرۃ کی تلاوت شروع فرمائی۔ میں نے سوچا کہ کوئی سو آیات پڑھ کر رکوع میں چلے جائیں گے۔ لیکن جب سو آیات سے آگے چلے گئے تو دل میں سوچا کہ اچھا اس سورۃ کو مکمل فرمائیں گے۔ لیکن جب وہ بھی پڑھ لی تو سوچا کہ ابھی رکوع فرمائیں گے لیکن آپ ﷺ نے سورۃ آل عمران شروع فرمائی اور اسکو پڑھا اور پھر سورۃ النساء پڑھی۔

(صحیح مسلم حدیث: 203)

اور اتنی طویل نماز میں آپ کی قرأت قرآن کا بھی کتنا دلنشین انداز تھا۔ اسی روایت میں راوی بیان کرتے ہیں کہ اگر کوئی تسبیح والی آیت ہے تو سبحان اللہ کہا، اگر کوئی عطا کئے جانے یا مانگے جانے کی دعا ہے تو سائل بن کر دعا کی، اگر کسی چیز سے پناہ مانگنے کا اشارہ ہے تو خدا کی پناہ طلب کی۔ اور پھر آپ ﷺ نے رکوع کیا اور **سبحان ربی العظیم** کے کلمات دہرانے لگے اور آپ کا رکوع بھی آپ کے قیام جتنا ہی لمبا تھا اور جب **سمع اللہ لمن حمدہ** کہہ کر کھڑے ہوئے تو رکوع جتنا وقت قیام تھا۔ پھر سجدہ کیا اور **سبحان ربی الاعلیٰ** کہا اور آپ کا سجدہ بھی قریباً آپ کے قیام جتنا ہی لمبا تھا۔

یہ تو شب بیداری کا ایک رنگ ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوا کہ نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے تو خدا کے حضور بندگی کی ایسی کیفیت طاری ہوئی کہ ساری رات گزر گئی اور ایک ہی دعا ورد زبان رہی۔ حضرت ابوذرؓ بیان فرماتے ہیں کہ ایک رات رسول اکرم ﷺ نے نماز ادا فرمائی اور ساری رات ایک ہی آیت تلاوت فرماتے رہے اور وہ آیت تھی۔

اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔ (المائدۃ: 118)

عبادات میں یکتا! ازواج مطہرات کی گواہی

آپ کی نو بیویاں تھیں ایک سے بڑھ کر ایک آپ ﷺ سے محبت کرنے والی، آپ کو چاہنے والی، اور آپؐ بھی **وانا خیرکم لاھلی** کے مصداق محبت کا جواب محبت سے دینے والے تھے۔ آپ شب کی تنہائیوں میں بھی جب اپنی

محبوب بیویوں کے پاس ہوتے تب بھی خدا کی یاد اور اس کی عبادت سے غافل نہ ہوتے۔انہیں ازواج مطہرات میں سے محبوب ترین اور مقدس و مطہر ترین بیوی حضرت عائشہؓ کے ہاں گزاری جانے والی ایک رات کا بیان کتب حدیث میں یوں بیان ہوا ہے۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک بار حضرت عائشہؓ سے عرض کیا کہ رسول کریم ﷺ کی کوئی غیر معمولی بات بتایئے۔یادوں کا یہ دریچہ واہوا تو بہت سی یادیں ستاروں کی مانند پلکوں پر چمکنے لگیں۔دیر تک اشکوں کے موتی جھڑتے رہے اور پھر حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ آپؐ کا تو ہر کام ہی غیر معمولی اور دلربا ہوا کرتا تھا۔ایک رات جب میرے ہاں آپ ﷺ کی باری تھی۔سخت سردیوں کی رات تھی۔میرے پاس آپ تشریف لائے۔میرے لحاف میں میرے بستر میں میرے ساتھ آپ لیٹ گئے۔اور لیٹنے کے تھوڑی ہی دیر بعد فرمایا۔اے عائشہ! کیا آج رات تم مجھے اجازت دیتی ہو کہ میں اپنے رب کی عبادت کروں؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے تو آپ کا قرب اور آپ کی رضا محبوب ہے۔میری طرف سے اجازت ہے۔

اس پر آپ ﷺ اٹھے اور مشکیزے سے پانی لیا اور وضو کیا، پھر کھڑے ہو کر نماز شروع کی اور قرآن کریم کی آیات تلاوت کیں اور رونے لگے یہاں تک آنسو آپ کے سینے تک بہنے لگے۔پھر آپ بیٹھ گئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور پھر گریہ وزاری کرنے لگے پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو دعا کے لئے اٹھایا اور پھر رقت طاری ہو گئی اور اتنا روئے کہ زمین تر ہو گئی۔اتنے میں بلالؓ تشریف لائے کہ فجر کی نماز کا وقت ہو چلا۔بلالؓ نے آپ ﷺ کی یہ گریہ وزاری دیکھی تو عرض کی۔یا رسول اللہ ﷺ! آپ اتنا گریہ کر رہے ہیں جبکہ آپ کے تو ہر سابقہ اور آئندہ ہونے والے گناہ معاف ہو چکے۔اس پر آپ ﷺ نے فرمایا بلال! کیا میں اپنے رب کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟

آپ ﷺ رات کی نماز میں اتنی دیر تک سجدوں میں گزارتے کہ کبھی کبھی یہ دھڑکا لگ جاتا کہ کہیں سجدے میں پڑے پڑے آپ کی روح تو اس جسم سے نہیں نکل گئی۔آپ کے پاؤں مبارک کے ہلنے سے گھبرائے ہوئے دلوں کو تسلی ہوتی۔

ایک اور رات کی عبادت کا بیان بھی پڑھتے چلیں اور دیکھیں کہ حضرت محمد ﷺ کا یہ دل کیسا دل تھا کہ جس میں خون نہیں محبت الٰہی تھی جو خون بن کر ساری رگوں میں دوڑ رہی تھی۔اسی یاد سے یہ دل دھڑک رہا تھا۔دنیا کی کوئی رنگینی، کوئی خوبصورتی کوئی مصروفیت، کوئی تکلیف کوئی دکھ اور کوئی خوشی اور مسرت اس یاد سے غافل نہیں کر سکی۔

اللہ جزا دے امہات المومنین کو ہماری ان مقدس ماؤں کو جنہوں نے رات کی ان تنہائیوں کے منور گوشوں سے ہمیں بھی آگاہ کیا اور جس طرح تاریک اندھیری رات میں چودھویں کا چاند چمکتا ہے، حجرات مبارکہ میں اس بدر منیر کے چاند چہرے کی جھلک ہمیں دکھائی۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ بیان فرماتی ہیں کہ ایک رات جبکہ میرے ہاں آپ کی باری تھی۔تشریف لائے۔میرے بستر پر لیٹے۔اور کچھ دیر کے بعد آپ چپکے سے اٹھے اور اتنی احتیاط سے اور خاموشی سے بستر سے نکل کر جوتی پہنی کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میری نیند خراب ہو۔کچھ دیر کے بعد جب میری آنکھ کھلی تو میں نے آپ ﷺ کو بستر پر نہ پایا تو گھبرا گئی اور ایک خیال یہ بھی آیا کہ کہیں کسی اور بیوی کی طرف نہ گئے ہوں۔وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے آپ کو تلاش کیا لیکن نہ پایا اور واپس پلٹی تو کیا دیکھتی ہوں کہ آپ وہیں ایک جگہ سجدہ میں پڑے ہیں اور دعا کر رہے ہیں۔سُبْحَانَکَ وَبِحَمْدِکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ میرے دل سے بے اختیار نکلا بأبی و امی انی لفی شأن و انک لفی شان میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان آپ کا کیا حال ہے اور میرا کیا حال ہے۔

(مسلم کتاب الصلوۃ باب ما یقال فی الرکوع والسجو د حدیث نمبر 485)

حضرت نبی اکرم ﷺ کی عباداتِ الٰہیہ میں صرف یہی نہیں تھا کہ آپ اپنی مرضی سے اپنے خدا کو راضی کرنے کیلئے اس کے حضور تشکر و امتنان کے نذرانے پیش کرنے کیلئے ہر قسم کی جسمانی تکلیف برداشت کرتے ہوئے اور قلب و نفس کی خواہشات کو قربان کرتے ہوئے خدا کے حضور عبادات کا مجاہدہ فرما رہے ہیں۔ آپ کی عبادات کا ایک یہ پہلو بھی آپ کی مقدس اور پاکیزہ سوانح کا حصہ ہے کہ اسی عبادت و قیام صلوٰۃ سے آپ کو روکا جاتا، کبھی گالیاں دی جاتیں اور آوازے کسے جاتے تو کبھی تمسخر اور اذیت پہنچائی جاتی اور کبھی کبھی تو وہ ظالم مار پیٹ سے بھی نہ چوکتے۔ لیکن ان تمام تر دکھوں اور تکلیفوں کے ان پر خار راستوں پر بھی آپ خدا کے حضور سربسجود رہے۔

کفار مکہ کی ان اذیت ناک تکلیفوں کو بیان کرنا بھی ایک اذیت سے کم نہیں۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک بار نبی اکرم ﷺ خانہ کعبہ میں نماز ادا فرما رہے تھے کہ ابوجہل اور اس قماش کے دوسرے اسکے ساتھی وہاں آ گئے اور ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ مکہ کی فلاں گلی میں اونٹنی ذبح ہوئی ہے کوئی جائے اور اس کی اوجھ وغیرہ اٹھا لائے۔ اور جب آپ سجدہ ریز ہوئے تو ان بدبختوں نے وہ گند سے بھری ہوئی وزنی بچہ دانی آپ کی پیٹھ مبارک پر رکھ دی اور اس شرارت پر ٹھٹھے لگانے لگے۔ کچھ دیر بعد آپ کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جب معلوم ہوا تو وہ بھاگی ہوئی تشریف لائیں۔ اور وہ بچہ دانی آپ کے اوپر سے نیچے گرادی۔

(بخاری کتاب الجھاد والسیر باب الدعا علی المشرکین۔ حدیث 2934)

ایک بار یہ بھی دیکھنے میں آیا کہ ایک بدبخت نے ایک دن حضور کے گلے میں چادر ڈال کر مروڑنا شروع کیا۔ دم گھٹنے کو تھا کہ حضرت ابوبکرؓ کو معلوم ہوا وہ آگے بڑھے اور ان ظالموں کو یہ کہتے ہوئے پرے ہٹایا۔

اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ یَّقُوْلَ رَبِّیَ اللّٰہُ، کیا تم اس شخص کو اس لئے قتل کرنا چاہتے ہو کہ وہ کہتا ہے اللہ میرا رب ہے۔

(بخاری کتاب المناقب حدیث نمبر 3678:)

ایک بار مکہ کے ان اشقیاء میں سے ایک، ابوجہل نے پوچھا کہ مجھے بتاؤ تو سہی کہ کیا کوئی ایسا وقت ہے کہ جب محمد (ﷺ) اپنا چہرہ زمین پر رکھتا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ہاں۔ جب وہ نماز پڑھتا ہے تو اس دوران وہ سجدے کے لئے زمین پر اپنا چہرہ رکھتا ہے۔ تو ابوجہل کہنے لگا کہ مجھے لات وعزیٰ کی قسم ہے کہ میں محمد ﷺ کا چہرہ نعوذ باللہ اپنے پاؤں سے مسل کر رکھ دوں گا۔ اور مٹی میں ملا دوں گا۔ نعوذ باللہ، راوی کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نماز پڑھ رہے تھے کہ ابوجہل آیا اور آپ کی گردن پر پاؤں رکھنے کے لئے بڑھا ہی تھا کہ وہ اپنے ہاتھوں سے اپنے آپ کو بچاتے ہوئے اچانک پیچھے پلٹا۔ اس سے پوچھا گیا کہ کیا ہوا؟ وہ کہنے لگا مجھے یوں لگا کہ میرے اور ان کے درمیان آگ کی ایک خندق ہے۔ رسول اکرمؐ نے اس موقعہ پر فرمایا کہ اگر وہ میرے قریب آتا تو خدائے تادر ذوالجلال کے فرشتے اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے۔

انہی ظلم و ستم اور یَنْھٰی عَبْدًا اِذَا صَلّٰی کی ظالمانہ بندشوں کے سبب جب آپ دن کو خانہ کعبہ میں نماز سے روک دئے جاتے تو آپ رات کی تاریکی میں خانہ کعبہ میں حاضر ہوتے اور خدا کے حضور سربسجود ہو کر اپنی محبت کا اظہار کرتے اپنے خدا سے عشق و محبت کہ جس کا لازمی جزء بنی نوع انسان کی ہمدردی اور محبت ہوا کرتا ہے اس کی ہدایت و امن وسکون کی دعائیں ہوا کرتا ہے۔ رات کی اس تاریکی میں دشمن بھی تاک میں ہوتا۔ تجسس ہو یا تعدی، یہ شریر رؤسائے مکہ رات کو بھی اس عاشق الٰہی کا پیچھا کرتے۔ اور آخر کار یہی دعائیں اور نمازیں ہی تھیں کہ پاسباں مل گئے کعبے کو صنم خانے سے۔

وہی لوگ جو آپ کو نماز ادا کرنے سے روکا کرتے تھے۔ آخر کار آپ کی انہیں اندھیری راتوں کے تیروں کا شکار ہوئے۔ جو ازلی ابدی تیرہ بخت تھے وہ تو جسمانی طور پر شکار ہو کر زمین کی گہرائیوں میں جا دفن ہوئے لیکن بھاری اکثریت وہ تھی کہ جن کے دلوں کے میل کو محمد عربی ﷺ کے اشکوں نے دھو ڈالا اور وہ ایسے چمکے کہ کسبیکۃ العقیان جیسے خالص

سونے کی ڈلی ہو اور شباب و شراب میں مست اپنی راتیں گزارنے والے نماز سے روکنے والے اب ایسے نمازی بن گئے کہ:

ترکوا الغبوق وبدلوا من ذوقہ

ذوق الدعاء بلیلۃ الاحزان

(انہوں نے شام کی شرابوں کو چھوڑ دیا اور اسکے ذوق کے بدلے سوز و گداز والی راتوں کی دعاؤں کا ذوق اختیار کر لیا)

نبی کریم ﷺ کی عبادت الٰہی میں ایک اور قابل ذکر بات یہ بھی ہے کہ آپ کی فرض نمازیں نسبتاً مختصر ہوتی تھیں تا کہ کمزور، بیمار، بچے، بوڑھے اور مسافر کیلئے بوجھ نہ ہو۔ لیکن تنہائی میں آپ کی نفل نمازوں کی شان تو بہت نرالی ہوتی۔ فرماتے تھے کہ بندہ نوافل کے ذریعہ بدستور اللہ کے قریب ہوتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ خدا اس کے ہاتھ پاؤں اور آنکھیں ہو جاتا ہے۔ بلاشبہ محبت الٰہی اور فنا فی اللہ کا یہ مقام آپ نے حاصل کر کے ہمیں خوبصورت نمونہ دیا۔

آپ کو عبادات اور نماز تو محبوب تھی ہی آپ یہ بھی پسند فرماتے کہ دوسرے بھی اس عبادت میں شریک ہوں اور اس کے قیام کی طرف توجہ کریں۔ اس لئے اس کے قیام کے لئے دوسروں کو تحریص و ترغیب کا بھی اہتمام فرماتے۔ حضرت اُبیؓ بن کعب فرماتے ہیں کہ جب دو تہائی رات گزر چکی ہوتی تو آپ بآواز بلند فرماتے لوگو! خدا کو یاد کرو زلزلہ قیامت آنے والا ہے۔ اس کے پیچھے آنے والی گھڑی سر پر ہے۔ موت اپنے سامان کے ساتھ آ پہنچی ہے۔ موت اپنے سامان کے ساتھ آ پہنچی ہے۔ (ترمذی) آپ ﷺ اپنے اہل و عیال اور بچوں کو بھی نماز کے لئے اور بالخصوص تہجد کی نماز کے لئے بیدار فرماتے۔ دوسروں کو تلقین اور ترغیب کا ہی وہ جذبہ تھا کہ حضرت علیؓ کی ایک روایت کے مطابق: كَانَ آخِرُ كَلَامِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَلصَّلٰوةَ اَلصَّلٰوةَ، اتَّقُوا اللّٰهَ فِيمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ رسول اکرمؐ کا آخری کلام یہ تھا کہ نماز کا خیال رکھنا، نماز کا خیال رکھنا، اور اپنے ماتحتوں رغلاموں کے بارہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرنا۔

(سنن ابوداؤد: 5156)

آپ ﷺ جو مظہر اتم الوہیت تھے۔ رنگین بر رنگ تجلی الوہیت تھے۔ وہ جن کی صفات بحر بے کنار کی مانند موجیں مار رہی ہوں۔ آپ کی کس کس صفت کا کون کون سا رنگ پیش کیا جا سکتا تھا۔ میں تو نبی اکرم کی عبادت الٰہی کی ایک جھلک کا ہزارواں حصہ بھی پیش نہ کر سکا کہ ؏

سفینہ چاہیے اس بحر بیکراں کے لئے

حضور ﷺ کے آخری عمل کی ایک جھلک

آخر پر مجھے نبی اکرم ﷺ کے ایک آخری عمل کی ایک جھلک پیش کرنے کی اجازت دیجئے اور آپ کا یہ آخری عمل بھی عبادت کے قیام سے ہی تعلق رکھتا ہے۔

آخری بیماری میں رسول کریم ﷺ شدید بخار میں مبتلا تھے مگر فکر تھی تو نماز کی۔ گھبراہٹ کے عالم میں بار بار پوچھتے، کیا نماز کا وقت ہو گیا؟ بتایا گیا کہ لوگ آپ کے منتظر ہیں۔ بخار ہلکا کرنے کی خاطر فرمایا کہ میرے اُوپر پانی کے مشکیزے ڈالو۔ تعمیل ارشاد ہوئی مگر پھر غشی طاری ہو گئی۔ ہوش آیا تو پھر پوچھا کہ کیا نماز ہو گئی؟ جب پتہ چلا کہ صحابہ انتظار میں ہیں تو فرمایا مجھ پر پانی ڈالو جس کی تعمیل کی گئی۔ غسل سے بخار کچھ کم ہوا تو تیسری مرتبہ نماز پر جانے لگے مگر نقاہت کے باعث نیم غشی کی کیفیت طاری ہو گئی اور آپ مسجد تشریف نہ لے جا سکے۔ بخار میں پھر جب ذرا افاقہ ہوا تو اسی بیماری اور نقاہت کے عالم میں دو صحابہ کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر، اُنکا سہارا لے کر رسول اللہ نماز پڑھنے مسجد گئے۔ حالت یہ تھی کہ کمزوری سے پاؤں زمین پر گھسٹتے جا رہے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ نماز پڑھا رہے تھے۔ آپ نے اُن کے بائیں پہلو میں امام کی جگہ بیٹھ کر نماز پڑھائی۔ اور یوں آخر دم تک خدا کی عبادت کا حق ادا کر کے دکھا دیا۔

(بخاری: 23)

محمدؐ کا نام جلال اور کبریائی کو چاہتا ہے

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''آپ کے مبارک ناموں میں ایک سِر یہ ہے کہ محمدؐ اور احمد جو دو نام ہیں۔ان میں دو جداجدا کمال ہیں۔محمدؐ کا نام جلال اور کبریائی کو چاہتا ہے۔جو نہایت درجہ تعریف کیا گیا ہے اور اس میں ایک معشوقانہ رنگ ہے۔کیونکہ معشوق کی تعریف کی جاتی ہے۔پس اس میں جلالی رنگ ہونا ضروری ہے۔مگر احمد کا نام اپنے اندر ایک عاشقانہ رنگ رکھتا ہے،کیونکہ تعریف کرنا عاشق کا کام ہے۔کیونکہ وہ اپنے محبوب اور معشوق کی تعریف کرتا رہتا ہے۔اس لئے جیسے محمدؐ محبوبانہ شان میں جلال اور کبریائی کو چاہتا ہے اسی طرح احمد عاشقانہ شان میں ہو کر غربت اور انکساری کو چاہتا ہے۔اس میں ایک سِر یہ تھا کہ آپ کی زندگی کی تقسیم دو حصوں پر کر دی گئی۔ایک تو مکی زندگی جو تیرہ برس کے زمانے کی ہے اور دوسری مدنی زندگی ہے جو دس برس کی ہے۔مکہ کی زندگی میں اسم احمد کے نام کی تجلی تھی۔اس وقت آپ ﷺ کی دن رات خدا تعالیٰ کے حضور گریہ و بکا اور طلبِ استعانت اور دعا میں گزرتی تھی۔اگر کوئی شخص آپ کی اس زندگی کے بسر اوقات پر پوری اطلاع رکھتا ہو،تو اسے معلوم ہو جائے گا کہ جو تضرع اور زاری آپ نے اس مکی زندگی میں کی تھی وہ کبھی کسی عاشق نے اپنے محبوب و معشوق کی تلاش میں کبھی نہیں کی اور نہ کر سکے گا۔پھر آپ کی تضرع اپنے لیے نہ تھی۔بلکہ یہ تضرع دنیا کی حالت کی پوری واقفیت کی وجہ سے تھی۔خداپرستی کا نام و نشان چونکہ مٹ چکا تھا۔اور آپ کی روح اور خمیر میں اللہ تعالیٰ میں ایمان رکھ کر ایک لذت اور سرور آچکا تھا۔اور فطرتاً دنیا کو اس لذت اور محبت سے سرشار کرنا چاہتے تھے۔ادھر دنیا کی حالت کو دیکھتے تھے تو ان کی استعدادیں اور فطرتیں عجیب طرز پر واقع ہو چکی تھیں اور بڑے مشکلات اور مصائب کا سامنا تھا۔غرض دنیا کی اس حالت پر آپ گریہ و زاری کرتے تھے اور یہاں تک کرتے تھے کہ قریب تھا کہ جان نکل جاتی۔اسی کی طرف اشارہ کر کے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

لَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفْسَکَ اَلَّا یَکُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ

(الشعراء:4)

یہ آپ کی متضرعانہ زندگی تھی۔اور اسم احمد کا ظہور تھا......۔اس لئے مکہ میں عاشقانہ رنگ کا جلوہ دکھایا اپنے آپ کو خاک میں ملا دیا اور ہزاروں موتیں اپنے آپ پر وارد کر لیں۔اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اس جوش،وفا،تضرع،اور دعا و بکا کا اندازہ نہیں کر سکتا۔ان موتوں کے بعد وہ قوت وہ زندگی آپ کو ملی کہ ہزاروں لاکھوں مردوں کے زندہ کرنے والے ٹھہرے اور **حاشر الناس** کہلائے اور اب تک اپنی قوت قدسی کے زور سے کروڑہا مُردوں کو زندہ کر رہے ہیں اور قیامت تک کرتے رہیں گے......۔پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ایک کامل نمونہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے اور محبوب الٰہی بننے کا ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے صاف الفاظ میں فرما دیا کہ:

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ (آل عمران:32) یعنی ان کو کہہ دو کہ تم اگر چاہتے ہو کہ محبوب الٰہی بن جاوٴ اور تمہارے گناہ بخش دئے جاویں تو اس کی ایک ہی راہ ہے کہ میری اطاعت کرو۔

(ملفوظات جلد اول ص423-426)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''ہم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ہم تبھی حقیقی احمدی کہلا سکتے ہیں جب ہم بھی اپنے پیدا کرنے والے خدا اور اسکے آخری شرعی نبی سے عشق کرنے والے بنیں۔اس کوشش میں رہیں کہ اس عشق کے معیار ہمیں بھی حاصل ہوں اور یہ کوشش کس طرح ہو گی؟ یہ تب ہو گی جب ہم اللہ اور رسول ﷺ کے تمام حکموں پر عمل کرنے والے ہوں گے۔اس تعلیم پر چلنے والے ہوں گے جو ان پاک اور نیک عملوں کے معیار حاصل کرنے کے لئے حضرت مسیح موعودؑ نے ہمیں دی ہے۔''

(خطبات مسرور جلد چہارم ص212)

سبیل الرشاد

اخلاص، وفا، اطاعت اور کامل فرمانبرداری دکھاتے ہوئے انصاراللہ نے آگے بڑھتے چلے جانا ہے

ارشادات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

(مرسلہ مکرم نصیر الدین احمد خان، لاہور)

تعلیم و تربیت کے بارہ میں ہدایات

حضور انور نے فرمایا کہ ”اگر انصاراللہ کی صرف یہ خواہش ہے کہ مَیں اُس میں شامل ہوں اس لئے کہ ان کے پروگرام زیادہ ہائی لائٹ (Highlight) ہو جاتے ہیں۔ ایم ٹی اے پر دکھائے جاتے ہیں اور اس کی اہمیت بڑھ جاتی ہے، تو بالکل بے فائدہ ہے لیکن اگر اس لئے ہے کہ ہم انصار اللہ ہیں اور کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہتے جس میں اخلاص اور وفا کا اظہار ہوتا ہو تو پھر واقعی آپ کا یہ تاریخیں تبدیل کرنا اور سارا اجتماع ان تاریخوں میں منتقل کرنا قابلِ ستائش ہے۔ بس اصل اصول یہ ہے کہ اس کو پکڑے رکھیں کہ اخلاص، وفا، اطاعت اور کامل فرمانبرداری دکھاتے ہوئے انصاراللہ نے آگے بڑھتے چلے جانا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ ”تاریخ ہمیں جن انصاراللہ کا بتاتی ہے وہ یسوع مسیح کے حواری تھے اور انہوں نے پوچھا حواریوں سے کہ کون ہوں گے میرے مددگار تو حواریوں نے جواب دیا کہ نحن انصار اللہ۔ حواری کا کیا مطلب ہے؟ کیا حواری وہ تھے جو اس وقت فوری طور پر ایمان لائے تھے اور یہ کافی ہو گیا۔ وہ جو حضرت مسیح کو اچھا سمجھنے والے تھے یا صرف وہ جو کہتے تھے کہ ہم آپ پر ایمان لے آئے باقی عمل کی کوئی ضرورت نہیں، یہ کافی ہو گیا؟ حواری کا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ جن سے قربانیاں مانگی جائیں۔ اس کا ایک مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ جو مکمل طور پر دین کو اپنے اوپر لاگو کرنے کا وعدہ کرنے والے ہوں۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ وہ لوگ جو دین کی اشاعت میں مددگار بننے والے ہوں اور ایک اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسے لوگ جو اپنے پاک نمونے قائم کرنے والے ہوں۔ اس کا ایک مطلب یہ ہے کہ انتہائی قابلِ اعتماد ساتھی بننے کا عہد کرنے والے ہوں۔ اور پھر یہ کہ وفادار اور ایماندار ہوں، اس حد تک ہوں کہ کوئی چیز ان کی وفا اور ایمان کے آڑے نہ آئے۔ اور اس وجہ سے پھر وہ بہترین مشیر بننے والے ہوں، مشورے دینے والے ہوں اور پھر یہ کہ دوستی کا حق نبھانے والے دوست ہوں۔ یہ نہیں کہ منہ سے کہہ دیا کہ ہم دوست ہیں اور جب وقت آئے تو دوست کو چھوڑ کر چلے جائیں۔ پھر یہ کہ ان میں ایسا رشتہ ہونا چاہئے کہ جو تمام رشتوں پر حاوی ہو۔“

انصاراللہ کے تربیتی پروگرام سب سے بڑھ کر مؤثر ہوں

حضور انور نے فرمایا کہ ''انصاراللہ کے جو (تربیتی) پروگرام ہیں سب سے بڑھ کر مؤثر ہونے چاہئیں۔ پس اس طرف خاص طور پر توجہ دیں۔ آگے یہ کہ جب آپ نے نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہ کہا تو تعاونِ باہمی جو ہے، تعلقات جو ہیں، اس میں آپ کے رویے اعلیٰ معیار رکھنے والے ہونے چاہئیں۔

آپ نے ایسے نمونے قائم کرتے ہوئے خدام الاحمدیہ، اطفال الاحمدیہ اور لجنہ کے لئے بھی نمونے قائم کرنے ہیں۔

> بعض دفعہ ایسی بھی صورتیں ہو جاتی ہیں کہ جماعتی نظام، اولاد کی تربیت کیلئے ایکشن لیتا ہے تو بعض لوگ انا کا مسئلہ بنا لیتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ عورت سب سے زیادہ اپنے خاوند کی رازدار ہوتی ہے اس لئے اس کے سامنے بہترین نمونے پیدا کرو تا کہ اس کی تربیت ہو۔ جب اس کی تربیت ہوگی تو آپ کی اولاد کی تربیت ہو گی۔ جب آپ کی اولاد کی تربیت ہوگی تو آئندہ نسلوں کی تربیت ہو رہی ہوگی۔ اور جب آئندہ نسلوں کی تربیت ہو رہی ہوگی تو ہم آئندہ ایسی قوم کی تربیت کر رہے ہوں گے جس نے ساری دنیا میں (دینِ حق) کا جھنڈا لہرانا ہے۔ تو یہ تسلسل سے کئے جانے والا کام ہے جس کی ذمہ داری انصاراللہ پر سب سے بڑھ کر ہے۔''

حضور نے فرمایا کہ ''بعض دفعہ ایسی بھی صورتیں ہو جاتی ہیں کہ جماعتی نظام، اولاد کی تربیت کے لئے ایکشن لیتا ہے، تو بعض لوگ انا کا مسئلہ بنا لیتے ہیں کہ جماعت نے غلط کیا ہے۔ اپنے بچوں کی خواہشات کے پیچھے چل پڑتے ہیں تو اس لحاظ سے بھی بہت زیادہ گہرائی میں جا کر جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ پس یہ ذمہ داری انصاراللہ پر بہت بڑی ہے اس کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

جماعت سے تعاون اور اخلاص کا تعلق جوڑیں

جو اللہ تعالیٰ نے کہا کہ انصاراللہ بنو تو اس کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ (دعوۃ الی اللہ) کے ذمہ دار بن جاؤ۔ دلوں کو پھیرنا تو اللہ تعالیٰ کا کام ہے اور اس کا اس نے اعلان فرمایا ہوا ہے لیکن جب یہ ہوا چل رہی ہے دلوں کو پھیرنے کی، اس میں جب تم مددگار بننے کا اعلان کر رہے ہو گے تو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہو رہے ہو گے۔ پس اس طرف خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ نیک لوگوں کی، پاک لوگوں کی اللہ تعالیٰ کے مددگاروں کی اور ان لوگوں کی جو دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے ہیں اللہ تعالیٰ نے کیا نشانی بتائی ہے؟ فرمایا وَیَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (آل عمران 105)۔ اور چاہئے کہ تم میں سے ایک جماعت ہو جو بھلائی کی طرف بلاتے رہیں، اچھی باتوں کی تعلیم دیں، بری باتوں سے روکیں اور یہی ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔ اب اس میں انصاراللہ کے مختلف طبقوں کے لوگ ہیں۔ ہر ایک اپنے اپنے جائزے لیں۔ جو سمجھتے ہیں کہ پینسٹھ سال کے بعد ہم ریٹائرڈ ہو گئے، کچھ کام نہیں کر سکتے ان کو محروم نہیں کیا جا سکتا اس نیکی سے۔ وہ اپنے آپ کو جماعتی کاموں میں شامل کریں جو نیکی کی تعلیم دینے والی ہے۔ اپنے گھروں سے شروع کریں، اپنے ماحول سے شروع کریں، اپنے قریبی رشتہ داروں سے شروع کریں، تربیتی پہلو اور نیکی کے کاموں کی باتیں کریں ان سے۔ نیکیوں کی تلقین کریں۔ جماعت سے تعاون اور ہر ایک سے اخلاص کا تعلق جوڑیں۔

عہدیداروں یا نظامِ جماعت کے خلاف بلاوجہ رنجشیں اور کدورتیں دور کریں

بعض میں بلاوجہ عہدیداروں کے خلاف یا نظامِ جماعت کے خلاف رنجشیں اور کدورتیں پیدا ہو جاتی ہیں اس کو دور کرنے کی کوشش کریں۔(دعوۃ الی اللہ) کے میدان میں بعض لوگ ہیں جو کہتے ہیں ہمیں زبان نہیں آتی کیسٹس تیار ہیں، DVD بنی ہوئی ہیں، ایم ٹی اے کا ایک رابطہ ہے۔ اور میں یہ کہا کرتا ہوں انصار اللہ کو جو اولڈ پیپل ہوم (Old People Home) ہیں، جو بہت سارے ہیں جن کو زبان نہیں آتی اور بوڑھوں کو باتیں کرنے کا بڑا شوق ہوتا ہے ان کے پاس جا کر بیٹھ جائیں۔ ان کی اپنی زبان بھی ٹھیک ہو جائے گی، کچھ نہ کچھ ان تک پیغام بھی پہنچ جائے گا۔ آنحضرت ﷺ تو اگر کوئی بسترِ مرگ پر بھی ہوتا تھا اس کو بھی پیغام پہنچاتے تھے بڑی حسرت ہوتی تھی کہ کاش یہ اسلام کو قبول کر لے، اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اعلان کر دے اور آنحضرت ﷺ کے لئے اعلان کر دے کہ آپؐ اللہ کے رسول ہیں تا کہ اس کی آخرت سنور جائے۔ پس یہ درد ہے جو پیدا کرنے کی ضرورت ہے جس کا اسوہ ہمارے سامنے آنحضرت ﷺ نے قائم فرمایا۔ اس عمر میں جب ہم بھی آہستہ آہستہ اپنی عمر میں بڑھ رہے ہیں اور ایک لحاظ سے ہماری عمریں کم ہو رہی ہیں، ہمیں اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے کہ جس حد تک دنیا کو بچانے کے لئے ہم کوشش کر سکتے ہیں کریں اور (دعوۃ الی اللہ) کے میدان میں تیزی پیدا کریں۔ تربیت کے میدان میں تیزی پیدا کریں۔ اور پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ تم یہ کام کرو گے تو اس کا اجر پاؤ گے یعنی تم کامیاب ہو گے۔ تم اپنی زندگی کے مقصد کو پانے والے ہو گے اور جو لوگ اپنی زندگی کے مقصد کو پالیں وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کر لیتے ہیں بشرطیکہ ان کی زندگی کا مقصد ان کا وہ ہو جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے رکھا ہے۔ اور ہماری پیدائش کا مقصد ہے عبادت اور اس کے نام کی بڑائی، اس کی مخلوق کی خدمت، اس کے پیغام کو پہنچانا۔ پس جب آپ کہتے ہیں نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہ کہ ہم اللہ تعالیٰ کے مددگار ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم لوگ کامیاب ہو جاؤ گے۔

پس ہم میں سے ہر ایک کو یہ عہد کرنا چاہئے، آج ہم میں سے ہر ایک کو یہ اعلان کرنا چاہئے کہ ہم نے جو باتیں سنیں ہم کامل فرمانبرداری اور کامل اطاعت سے اللہ تعالیٰ کے انصار بننے کا اعلان کرتے ہیں اور اطاعت کے نمونے دنیا کو دکھا دیں، اخلاص کے نمونے دنیا کو دکھا دیں۔ خلافت کے لئے ہر قربانی کے لئے ہر وقت تیار رہنے کے نمونے دنیا کو دکھلا دیں۔ (دعوۃ الی اللہ) کے نمونے بڑی شان سے دنیا کو دکھلا دیں۔ تربیت کے نمونے پہلے سے بڑھ کر اپنے گھروں میں قائم کر دیں۔ دعا اور عبادت کی طرف توجہ پہلے سے بڑھ کر کرنے والے ہوں۔ پس یہی چیزیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلتے ہوئے آپ قائم کریں گے تو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہوں گے۔ اور پھر انشاء اللہ آپ بھی ہر آن اللہ تعالیٰ کی مدد کے نظارے دیکھیں گے اور نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہ کہہ کر نہ صرف مددگار رہے ہوں گے بلکہ اُس کے

> خلافت کیلئے ہر قربانی کے لئے ہر وقت تیار رہنے کے نمونے دنیا کو دکھلا دیں۔ (دعوۃ الی اللہ) کے نمونے بڑی شان سے دنیا کو دکھلا دیں۔ تربیت کے نمونے پہلے سے بڑھ کر اپنے گھروں میں قائم کر دیں۔

نتیجہ میں اپنے لئے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظارے آپ کو نظر آ رہے ہوں گے۔ کامیابیاں آپ کے قدم چومیں گی۔

اگر ہم ایمان میں خالص رہیں، اپنی حالتوں پر نظر رکھنے والے ہوں تو ہم میں سے ہر ایک فرد جماعت اس مدد کے نظارے دیکھے گا۔ خدا کرے کہ ہم حقیقت میں اپنے پہ نظر رکھنے والے ہوں، اپنے عہد کو پورا کرنے والے ہوں۔ اپنی حالتوں کو بدلنے والے ہوں اور فتح و کامرانی کے نظارے دیکھنے والے ہوں اور سچے اور حقیقی انصار اللہ بننے والے ہوں اور انشاء اللہ جب ہم یہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ کی رضا کے نظارے بھی دیکھیں گے۔ اللہ کرے وہ ہمیں جلد دکھائے۔

آخر میں حضور انور نے دعا کروائی جس کے ساتھ یہ سالانہ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ اس کے بعد تمام انصار اور دیگر حاضرین اجتماع نے حضور انور کی اقتداء میں نماز مغرب وعشاء ادا کرنے کی سعادت حاصل کی۔

(مجلس انصاراللہ برطانیہ کے سالانہ اجتماع و مجلس شوریٰ 2008 کے صد سالہ خلافت فورم سے خطاب از الفضل انٹرنیشنل 26 دسمبر 2008ء تا یکم جنوری 2009)

MTA دیکھیں یہ بھی تربیت کا ذریعہ ہے

حضور انور نے فرمایا: MTA دیکھیں یہ بھی تربیت کا ایک ذریعہ ہے۔ جماعت سے، مشن سے، نظام سے اپنا مضبوط تعلق رکھیں۔ خدا تعالیٰ خود حفاظت فرمائے گا۔ حضور انور نے فرمایا: بچوں کی تربیت کے لئے اور ان کے نیک بننے کے لئے والدین کو بھی بہت دعائیں کرنی چاہئیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ حدیث میں آتا ہے کہ ہر بچہ نیک فطرت لئے پیدا ہوتا ہے اس کے بعد اس کے والدین اس کو یہودی یا نصرانی بناتے ہیں۔ پس اس فطرت کو ابھاریں تا کہ نیکی پر قائم رہیں۔

حضور انور نے فرمایا میں دعا کرتا ہوں۔ اللہ کرے آپ کے بچے بچیاں نیک ہوں اور دین پر قائم رہنے والے ہوں۔

(نومبائعین کی حضور انور سے ملاقات اور حضور انور کی زرّیں نصائح بر موقعہ دورہ فرانس 2008ء از الفضل انٹرنیشنل 31 اکتوبر تا 07 نومبر 2008ء)

نیک جذبات اور رحم کا جذبہ ہر عہدیدار میں، خاص طور پر جماعتی عہدیدار میں ہونا چاہئے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یکم مارچ 2013ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

''میں عہدیداروں کو خاص طور پر توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ یہ نیک جذبات اور رحم کا جذبہ ہر عہدیدار میں، خاص طور پر جماعتی عہدیدار میں ہونا چاہئے۔ ویسے تو یہ ہر احمدی کا خاصہ ہونا چاہئے لیکن عہدیدار جو جماعتی خدمات سرانجام دے رہے ہیں اُن کو خاص طور پر کسی سائل کو یا کسی شخص کو جو دفتر میں بار بار بھی آتا ہے، رابطہ کرتا ہے، اُس سے تنگ نہیں آنا چاہئے اور کھلے دل سے ہمیشہ استقبال کرنا چاہئے۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ جماعت کے کسی بھی کارکن کو کسی بھی صورت میں جو اعلیٰ اخلاق ہیں اُن سے دُور نہیں ہٹنا چاہئے یا کہیں ایسی صورت پیدا نہیں ہونی چاہئے جہاں ہلکا سا بھی شائبہ ہو کہ اعلیٰ اخلاق کا اظہار نہیں ہوا۔ بلکہ کوشش ہو کہ جتنی زیادہ سہولت میسر ہو سکتی ہے، زیادہ سے زیادہ نرمی سے جتنی بات ہو سکتی ہے، وہ کرنے کی کوشش کریں۔''

(خطبہ جمعہ یکم مارچ 2013ء بمقام بیت الفتوح لندن از الفضل انٹرنیشنل لندن 22 تا 28 مارچ 2013ء)

15ویں سالانہ سپورٹس ریلی مجلس انصاراللہ پاکستان

منعقدہ 22 تا 24 فروری 2013ء

(رپورٹ مکرم محمد محمود طاہر صاحب منتظم اشاعت سپورٹس ریلی)

مجلس انصاراللہ پاکستان کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنی 15ویں سالانہ سپورٹس ریلی کا انعقاد مورخہ 22 تا 24 فروری 2013ء کرنے کی توفیق ملی۔ محدود تعداد کی اجازت کے پیش نظر امسال پاکستان کے 9 علاقہ جات اور 39 اضلاع کے 334 کھلاڑیوں نے سپورٹس ریلی میں شرکت کی۔ ریلی میں امسال کل 13 کھیلوں کے 18 ایونٹس کا کامیاب انعقاد ہوا۔

انتظامیہ سپورٹس ریلی: سپورٹس ریلی کے انتظامات کو خوش اسلوبی سے سرانجام دینے کے لئے محترم صدر مجلس کی منظوری سے ایک انتظامیہ تشکیل دی گئی۔ جملہ منتظمین نے اپنی سکیم پیش کی اور پھر اس پر عملدرآمد کے حوالہ سے اور انتظامات کے جائزہ کے لئے انتظامیہ کے متعدد اجلاسات ہوئے۔ سال 2013 کی سپورٹس ریلی کے منتظمین کے اسماء حسب ذیل تھے:

1	مکرم پروفیسر عبدالجلیل صادق صاحب منتظم اعلیٰ	9	مکرم مرزا افضل احمد صاحب منتظم رہائش
2	مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب منتظم رابطہ	10	مکرم لطیف احمد جھمٹ صاحب ایڈیشنل منتظم اعلیٰ
3	مکرم سید قاسم احمد صاحب منتظم طعام	11	مکرم خالد محمود الحسن بھٹی صاحب منتظم اندرون
4	مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب منتظم مقابلہ جات	12	مکرم محمد اسلم شاد منگلا صاحب منتظم سٹیج و تیاری ہال
5	مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب منتظم تربیت	13	مکرم سید غلام احمد فرخ صاحب منتظم رجسٹریشن
6	مکرم نصیر احمد چوہدری صاحب منتظم نظم و ضبط	14	مکرم عبدالسمیع خان صاحب منتظم صفائی آب ورسانی
7	مکرم محمد محمود طاہر صاحب منتظم اشاعت	15	مکرم سید طاہر احمد صاحب منتظم سمعی و بصری
8	مکرم شبیر احمد ثاقب صاحب منتظم انعامات	16	مکرم منیر احمد بسمل صاحب منتظم استقبال والوداع

ٹیکنیکل کمیٹی صدر: مکرم شاہد احمد سعدی صاحب۔ جیوری آف اپیل صدر: مکرم سید قاسم احمد صاحب۔

رجسٹریشن و رہائش: سپورٹس ریلی کے لئے پاکستان بھر کو 9 علاقہ جات میں تقسیم کیا گیا تھا۔ کھلاڑیوں کی آمد 21 فروری بروز جمعرات کی صبح سے شروع ہوگئی تھی۔ شعبہ رجسٹریشن نے تمام کھلاڑیوں کی رجسٹریشن کی اور باتصویر کارڈز جاری کئے۔ اسی طرح جملہ انتظامیہ کو بھی باتصویر کارڈ جاری کئے گئے۔

کھلاڑیوں کے لئے رہائش کا انتظام سرائے ناصر نمبر 1، نمبر 2، نمبر 3، سرائے مسرور، دارالضیافت اور خدام الاحمدیہ پاکستان کے تعمیر نو بلاک میں کیا گیا۔ رجسٹریشن آفس انصاراللہ کے مین گیٹ کے ساتھ سیکیورٹی روم میں بنایا گیا تھا۔ مہمانوں کے لئے کھانے کا پنڈال انصاراللہ کے سبزہ زار میں بنایا گیا تھا جبکہ نمازوں کا انتظام ایوان محمود میں کیا گیا تھا۔

افتتاحی تقریب: پندرہویں سالانہ سپورٹس ریلی کی پروقار افتتاحی تقریب 22 فروری 2013ء بروز جمعہ بوقت 9 بجے صبح ایوان محمود ہال میں منعقد ہوئی۔ تقریب کے مہمان خصوصی محترم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان تھے۔ مکرم حافظ برہان محمد خان صاحب نے تلاوت کی اس کے بعد محترم صدر مجلس نے عہد دہرایا جس کے بعد مکرم سید صہیب احمد صاحب نے سیدنا حضرت مصلح موعود

کا منظوم کلام خوش الحانی سے پیش کیا۔ بعدازاں محترم پروفیسر عبدالجلیل صادق صاحب منتظم اعلیٰ سپورٹس ریلی 2013ء نے جملہ شرکاء ریلی کو خوش آمدید کہا اور ابتدائی رپورٹ پیش کی۔ رپورٹ کے بعد سابقہ روایات کے مطابق سال گزشتہ کے چیمپئن مکرم طارق حبیب ملک صاحب آف علاقہ لاہور نے سپورٹس ریلی 2013ء کے افتتاح کا رسمی اعلان کیا۔ جس کے بعد محترم صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے اپنے صدارتی خطاب میں کھلاڑیوں کو قیمتی نصائح سے نوازا اور جسمانی صحت کی روحانی و عملی زندگی میں افادیت بیان فرمائی۔ دعا کے ساتھ یہ پروقار تقریب اختتام پذیر ہوئی جس کے بعد انصاراللہ کے لان میں جملہ شرکاء ریلی کو ریفریشمنٹ پیش کی گئی اور پھر آؤٹ ڈور مقابلہ جات کا باقاعدہ آغاز گراؤنڈ کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ میں ہوا۔

ورزشی مقابلہ جات: امسال اللہ کے فضل سے سپورٹس ریلی میں 13 کھیلوں کے 18 ایونٹس کا انعقاد کیا گیا۔ مندرجہ ذیل کھیلوں کے مقابلے کروائے گئے، بیڈمنٹن، ٹیبل ٹینس، والی بال، رسہ کشی، مشاہدہ معائنہ، کلائی پکڑنا، پیدل چلنا، دوڑ 100 میٹر، سیر اور اس کے بعد مشاہدات قلمبند کرنا، سائیکل ریس، گولہ پھینکنا، تھالی پھینکنا اور نیزہ پھینکنا۔ اس کے علاوہ دو نمائشی میچز کروائے گئے۔ باسکٹ بال کا نمائشی میچ ربوہ اور ریسٹ آف پاکستان کے مابین ہوا جبکہ رسہ کشی کا دلچسپ نمائشی میچ قائدین کرام اور ناظمین اضلاع و علاقہ کے مابین ہوا۔ آؤٹ ڈور مقابلے گراؤنڈ کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ اور جلسہ گاہ میں جبکہ انڈور مقابلہ جات کا انعقاد ایوان محمود اور ایوان ناصر میں ہوا۔ ان تین ایام میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے 300 سے زائد میچز کروائے گئے۔ دوڑ 100 میٹر، کلائی پکڑنا، پیدل چلنا، ٹیبل ٹینس اور بیڈمنٹن میں صف اول و دوم کے الگ الگ جبکہ باقی مقابلہ جات کا ایک ہی معیار تھا۔

موسمی حالات ان ایام میں بظاہر آؤٹ ڈور کھیلوں کے لئے موافق نہ تھے اور تینوں دن بارش کا خطرہ تھا مگر محض اللہ کے فضل اور اس کی تائید و نصرت سے موسم کھیلوں کے مناسب حال رہا اور کوئی دقت پیش نہ آئی۔ کھلاڑیوں نے بڑے ذوق و شوق سے حصہ لیا اور انتظامیہ نے حسن انتظام کے ساتھ مقابلہ جات کروائے۔

مقابلہ جات کے لئے پاکستان کو 9 علاقہ جات میں تقسیم کیا گیا تھا جو یہ تھے: ربوہ، لاہور، گوجرانوالہ، سرگودھا، ملتان، راولپنڈی، فیصل آباد، کراچی اور سندھ۔ مورخہ 21 فروری 2013ء بروز جمعرات 8:30 بجے رات مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب منتظم ورزشی مقابلہ جات کی نگرانی اور نگران علاقہ جات کی موجودگی میں مقابلہ جات کے ڈرا ز ڈالے گئے۔ افتتاحی تقریب اور ریفریشمنٹ کے بعد مقابلہ جات کا آغاز ہوا اور بیڈمنٹن کے فائنل مقابلہ کے بعد اختتامی تقریب ہوئی۔

کل پاکستان نعتیہ مشاعرہ: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے انصاراللہ پاکستان 2013ء کے سال کو سیرۃ النبی ﷺ کے سال کے طور پر منا رہی ہے۔ اس کی مناسبت سے امسال ریلی کے موقع پر ہونے والے پروگرام رنگ بہار میں کل پاکستان نعتیہ مشاعرہ کا اہتمام کیا گیا جس میں پاکستان کے مختلف شہروں سے آئے ہوئے شعراء کرام نے سرور کائنات ﷺ کے حضور گلہائے عقیدت پیش کئے۔ یہ نشست 23 فروری بوقت 7:30 بجے رات ایوان ناصر میں منعقد ہوئی۔ اس مشاعرہ کے میر محفل جناب طاہر عارف صاحب (اسلام آباد) تھے۔ شریک شعراء کے اسماء یہ ہیں: جناب عبدالکریم قدسی صاحب جناب پروفیسر مبارک احمد عابد صاحب۔ جناب لئیق احمد عابد صاحب (ربوہ)۔ جناب پروفیسر عبدالکریم خالد صاحب، جناب ناصر سید صاحب (لاہور)۔ جناب آفتاب احمد اختر صاحب (فیصل آباد)۔ جناب منور بلوچ صاحب (لیہ)۔ جناب اطہر حفیظ فراز صاحب (سیالکوٹ)۔ جناب محمد مقصود احمد منیب صاحب (ربوہ) اور جناب خواجہ عبدالمومن صاحب (ناروے)۔ نعتیہ مشاعرہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو کہ مکرم قاری مسرور احمد صاحب نے کی جس کے بعد حضرت مسیح موعودؑ کا نعتیہ منظوم کلام "ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے" خوش الحانی کے ساتھ مکرم منیر احمد جاوید صاحب آف لاہور نے پیش کیا۔ مشاعرہ کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی مشہور نعت "اے شاہ مکی و مدنی سید الوریٰ" مکرم ھبۃ الرحیم صاحب نے پیش کی۔ اسی طرح محترم چوہدری محمد علی مضطر صاحب کا کلام سید حمید الحسن صاحب آف

ثمرہ یال اور محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ کا نعتیہ کلام مکرم نعیم اللہ ماہنگٹ صاحب نے ترنم کے ساتھ پیش کیا۔ دو گھنٹے کی اس بابرکت نشست میں سٹیج سیکرٹری کے فرائض مکرم فرید احمد ناصر صاحب نے سرانجام دیئے۔ سامعین میں شرکاء ریلی اور بعض معزز مہمانان کے علاوہ قائدین کرام کی بیگمات و معزز خواتین نے سرائے ناصر نمبر 1 میں اس نشست سے استفادہ کیا۔

اختتامی تقریب: پندرہویں سالانہ سپورٹس ریلی کی اختتامی تقریب مؤرخہ 24/فروری 2013ء بروز اتوار دوپہر 12:00 بجے ایوان محمود میں منعقد ہوئی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی تھے۔ قبل ازیں صف دوم کے فائنل مقابلہ جات بیڈمنٹن و ٹیبل ٹینس کا انعقاد بھی ہوا۔ تلاوت کے بعد صدر مجلس نے عہد دہرایا جس کے بعد منتظم اعلیٰ سپورٹس ریلی مکرم پروفیسر عبدالجلیل صادق صاحب نے ریلی کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ امسال اللہ کے فضل سے 9 علاقہ جات کے 39 اضلاع سے 334 انصار کھلاڑیوں نے ریلی میں شرکت کی جبکہ گزشتہ سال 9 علاقہ جات کے 36 اضلاع سے 312 کھلاڑیوں نے شمولیت کی تھی 13 کھیلوں کے 18 ایونٹس منعقد ہوئے اور کھیلوں کے 300 سے زائد میچز کروائے گئے۔ رپورٹ کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب مہمان خصوصی نے اعزاز پانے والے کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم کئے۔ امسال ریلی کے بہترین کھلاڑی مکرم تحسین احمد صاحب آف علاقہ لاہور قرار پائے۔ جبکہ مجموعی کارکردگی کے لحاظ سے بہترین علاقہ ربوہ رہا جس کی ٹرافی مکرم نصیر احمد چوہدری صاحب (زعیم اعلیٰ ربوہ) نگران علاقہ ربوہ نے وصول کی۔ تقسیم انعامات کے بعد محترم مہمان خصوصی نے مختصر دعائیہ اختتامی کلمات سے شرکاء ریلی کو نوازا اور اجتماعی دعا کروائی جس کے ساتھ کامیاب سپورٹس ریلی کا اختتام ہوا۔ دعا کے بعد ایوان محمود کے غربی لان میں نماز ظہر و عصر ادا کی گئیں اور پھر جملہ شرکاء کے اعزاز میں انصاراللہ کے لان میں ظہرانہ دیا گیا۔ ظہرانہ کے بعد اعزاز پانے والے کھلاڑیوں و انتظامیہ کے محترم صدر مجلس کے ساتھ گروپ فوٹوز ہوئے۔ یوں اللہ کے فضل سے 15 ویں سالانہ سپورٹس ریلی انصاراللہ پاکستان کامیابی کے ساتھ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ اعزاز پانے والے کھلاڑیوں کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

تفصیل انعامات

☆**مقابلہ بیڈمنٹن سنگل صف اوّل:** اوّل: مکرم قریشی عبدالحلیم سحر صاحب علاقہ ربوہ۔ دوم: مکرم ملک طارق حبیب صاحب علاقہ لاہور۔ حوصلہ افزائی: مکرم چوہدری محمود احمد صاحب، علاقہ سرگودھا۔ مکرم شکیل احمد قریشی صاحب، علاقہ ربوہ۔

☆**مقابلہ بیڈمنٹن ڈبل صف اوّل:** اول: مکرم طارق حبیب صاحب + مکرم تحسین احمد صاحب، علاقہ لاہور۔ دوم: مکرم سید قاسم احمد شاہ صاحب + مکرم قریشی عبدالحلیم سحر صاحب علاقہ ربوہ۔ حوصلہ افزائی: مکرم عبدالمجید صاحب، علاقہ ملتان۔

☆**مقابلہ بیڈمنٹن سنگل صف دوم:** اوّل: مکرم مظفر احمد قمر صاحب، علاقہ ربوہ۔ دوم: مکرم رانا خالد محمود صاحب، علاقہ ربوہ۔ حوصلہ افزائی: مکرم احمد حسن صاحب، علاقہ لاہور۔

☆**مقابلہ بیڈمنٹن ڈبل صف دوم:** اوّل: مکرم کرنل وقار احمد صاحب + مکرم طارق محمود بٹ صاحب، علاقہ لاہور۔ دوم: مکرم مظفر احمد قمر صاحب + مکرم رانا خالد محمود صاحب، علاقہ ربوہ۔ حوصلہ افزائی: مکرم خالد سیف اللہ صاحب، علاقہ راولپنڈی۔

☆**مقابلہ ٹیبل ٹینس سنگل صف اوّل:** اول: مکرم تحسین احمد صاحب، علاقہ لاہور۔ دوم: مکرم محمد انور صابر صاحب، علاقہ کراچی۔ حوصلہ افزائی: مکرم راجہ رشید احمد صاحب، علاقہ کراچی۔

☆**مقابلہ ٹیبل ٹینس ڈبل صف اوّل:** اوّل: مکرم ماجد احمد خان صاحب + مکرم تحسین احمد صاحب، علاقہ لاہور۔ دوم: مکرم انور صابر صاحب + مکرم راجہ سعید احمد صاحب، علاقہ کراچی۔ حوصلہ افزائی: مکرم ابوبشیر احمد صاحب، علاقہ کراچی۔

☆**مقابلہ ٹیبل ٹینس سنگل صف دوم:** اوّل: مکرم ڈاکٹر ہارون احمد صاحب، علاقہ لاہور۔ دوم: مکرم حافظ ناصر الدین صاحب، علاقہ لاہور۔ حوصلہ افزائی: مکرم حلیم احمد طاہر صاحب، علاقہ راولپنڈی۔

☆**مقابلہ ٹیبل ٹینس ڈبل صف دوم:** اوّل: مکرم مرزا محمود احمد صاحب+ مکرم ڈاکٹر ہارون احمد صاحب، علاقہ لاہور۔ دوم: مکرم حافظ ناصر الدین صاحب+ مکرم احمد حسن صاحب، علاقہ لاہور۔ حوصلہ افزائی: مکرم ڈاکٹر مظفر احمد صاحب، علاقہ ربوہ۔

☆**مقابلہ کلائی پکڑنا صف اوّل:** اوّل: مکرم برکت علی صاحب، علاقہ ملتان۔ دوم: مکرم اسد اللہ منگلا صاحب، علاقہ سرگودھا۔ حوصلہ افزائی: مکرم محمد صدیق خان صاحب، علاقہ راولپنڈی۔

☆**مقابلہ کلائی پکڑنا صف دوم:** اوّل: مکرم غلام سرور صاحب، علاقہ ربوہ۔ دوم: مکرم مبشر احمد صاحب، علاقہ لاہور۔ حوصلہ افزائی: مکرم قریشی اخلاق احمد صاحب، علاقہ ربوہ۔ خصوصی تعاون پر انعام: مکرم مبارک احمد ڈار صاحب، علاقہ لاہور۔

☆**مقابلہ پیدل چلنا صف اوّل:** اوّل: مکرم وقار احمد بٹ صاحب، علاقہ لاہور۔ دوم: مکرم مبشر احمد صاحب، علاقہ فیصل آباد۔ حوصلہ افزائی: مکرم عقیل احمد صاحب، علاقہ ربوہ۔

☆**مقابلہ پیدل چلنا صف دوم:** اوّل: مکرم ظفر اقبال صاحب، علاقہ فیصل آباد۔ دوم: مکرم محمد ارشد صاحب، علاقہ لاہور۔ حوصلہ افزائی: مکرم شہباز احمد صاحب، علاقہ لاہور۔ مکرم سید طاہر احمد شاہ صاحب، علاقہ ربوہ۔

☆**مقابلہ سومیٹر دوڑ صف اول:** اوّل: مکرم محمد انور صاحب، علاقہ سندھ۔ دوم: مکرم محمد اسد اللہ صاحب، علاقہ سرگودھا۔ حوصلہ افزائی: مکرم سفیر احمد صاحب، علاقہ ملتان۔

☆**مقابلہ سومیٹر دوڑ صف دوم:** اوّل: مکرم محمد ارشد صاحب، علاقہ فیصل آباد۔ دوم: مکرم نصیر احمد صاحب، علاقہ لاہور، حوصلہ افزائی مکرم خالد عمران صاحب، علاقہ ربوہ۔

☆**مقابلہ نیزہ پھینکنا:** اوّل: مکرم داؤد احمد صاحب، علاقہ سرگودھا۔ دوم: مکرم عثمان داؤد ناصر صاحب، علاقہ گوجرانوالہ۔ حوصلہ افزائی مکرم ظہیر الدین بابر صاحب، علاقہ ربوہ۔

☆**مقابلہ تھالی پھینکنا:** اوّل: مکرم طاہر محمود صاحب، علاقہ ربوہ۔ دوم: مکرم محمد نواز صاحب، علاقہ لاہور۔ حوصلہ افزائی: مکرم ظہیر الدین بابر صاحب۔ علاقہ ربوہ۔

☆**مقابلہ گولہ پھینکنا:** اوّل: مکرم طاہر محمود صاحب، علاقہ ربوہ۔ دوم: مکرم عثمان داؤد ناصر صاحب، علاقہ گوجرانوالہ۔ حوصلہ افزائی: مکرم محمد طارق صاحب، علاقہ ملتان۔

☆**مقابلہ سیر کے بعد مشاہدات قلمبند کرنا:** اوّل: مکرم منصور احمد صاحب، علاقہ لاہور۔ دوم: مکرم مبشر محمود صاحب، علاقہ ربوہ۔ حوصلہ افزائی: مکرم مجید احمد قریشی صاحب، علاقہ سرگودھا۔ مکرم سیف علی شاہد صاحب، علاقہ سندھ۔

☆**مقابلہ مشاہدہ ومعائنہ:** اوّل: مکرم محمد قدرت اللہ محمود چیمہ صاحب، علاقہ ربوہ۔ دوم: مکرم محمد افضال صاحب، علاقہ فیصل آباد۔ حوصلہ افزائی: مکرم رفیع احمد طاہر صاحب، علاقہ فیصل آباد۔

☆**مقابلہ سائیکل ریس:** اوّل: مکرم محمد علی وسیم صاحب، علاقہ ربوہ۔ دوم: مکرم نثار احمد صاحب، علاقہ ربوہ۔ حوصلہ افزائی: مکرم مسعود احمد صاحب، علاقہ فیصل آباد۔

☆**مقابلہ والی بال:** اوّل ٹیم: علاقہ ربوہ۔ دوم ٹیم: علاقہ گوجرانوالہ۔ حوصلہ افزائی: علاقہ سرگودھا، علاقہ کراچی، علاقہ سندھ۔

☆**مقابلہ رسہ کشی:** اوّل ٹیم علاقہ گوجرانوالہ۔ دوم ٹیم علاقہ ربوہ

☆**معمر ترین کھلاڑی:** مکرم عبد المجید خالد صاحب، علاقہ گوجرانوالہ۔

☆**بہترین علاقہ:** علاقہ ربوہ۔ ☆**بہترین کھلاڑی:** مکرم تحسین احمد صاحب، علاقہ لاہور۔ (بَارَکَ اللّٰہُ لَھُمْ)

☆☆☆☆

اخبار مجالس

(قیادت عمومی مجلس انصار اللہ پاکستان)

ریفریشر کورس

17 فروری نظامت ضلع کراچی کی مقامی مجالس کے منتظمین مال اور آڈیٹرز کا ریفریشر کورس بیت الرحیم گلشن اقبال کراچی میں منعقد ہوا۔ مکرم خالد محمود الحسن بھٹی صاحب قائد مال مجلس انصار اللہ پاکستان نے شرکت کی۔ آپ نے شعبہ مال، آڈٹ اور بجٹ کی تیاری اور وصولی کے طریقہ کار کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی۔ حاضری 46 رہی۔

17 فروری نظامت ضلع کراچی کی مجالس کے منتظمین تعلیم کا ریفریشر کورس بیت الشرف میں منعقد ہوا۔ مکرم سید قمر سلیمان صاحب قائد تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان نے نماز با ترجمہ، مطالعہ کتب، مقالہ نویسی اور سیرت النبیؐ کے موضوع پر مضامین لکھنے کی طرف توجہ دلائی۔ حاضری 25 رہی۔

یکم مارچ ضلع لاہور کے اراکین کمیٹی اصلاح و ارشاد کا ریفریشر کورس ہوا۔ جس میں مرکز سے مکرم شبیر احمد ثاقب صاحب قائد اصلاح و ارشاد، مکرم شکیل احمد قریشی صاحب اور مکرم مظفر احمد درانی صاحب نے شمولیت فرمائی اور ضروری ہدایات دیں۔ حاضری دارالذکر: 52 اور بیت النور: 37 تھی۔

3 مارچ اراکین مجلس عاملہ ضلع جھنگ کا ریفریشر کورس ہوا جس میں مرکز سے مکرم حفیظ احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ شعبہ اصلاح و ارشاد نے ممبران کو ہدایات دیں۔ اور محترم ناظم صاحب علاقہ نے نصائح فرمائیں۔ ٹوٹل حاضری 13 رہی۔

3 مارچ ضلع سیالکوٹ کے ممبران عاملہ ضلع، نگران حلقہ جات، ممبران کمیٹی تربیت ضلع و ممبران کمیٹی اصلاح و ارشاد ضلع ممبران عاملہ شہر و زعماء حلقہ جات شہر کا سالانہ ریفریشر کورس ہوا مرکز سے مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس نے شرکت کی اور خطاب کیا۔ ضلع کی 82 مجالس سے 115 زعماء اور دیگر عہدیداران شامل ہوئے۔

8 مارچ مجلس انصار اللہ ضلع خانیوال کا ریفریشر کورس منعقد ہوا جس میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس اور مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب قائد عمومی نے شمولیت کی اور ہدایات دیں۔ ضلعی عاملہ اور زعماء مجالس شامل ہوئے۔ حاضری 22 رہی۔

10 مارچ نظامت علاقہ ملتان کا ریفریشر کورس منعقد ہوا جس میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان اور مکرم عبدالسمیع خان صاحب قائد تعلیم القرآن و وقفِ عارضی نے شمولیت فرمائی اور عہدیداران کو ہدایات سے نوازا۔ حاضری: 81 رہی۔

12 مارچ مجلس عاملہ علاقہ سرگودھا کا سالانہ ریفریشر کورس ہوا جس میں مکرم صفدر علی وڑائچ صاحب ناظم علاقہ نے 22 اراکین عاملہ کو شعبہ جات میں کام کرنے سے متعلق تفصیل سے آگاہ کیا۔

تربیتی اجتماع و اجلاسات

25 جنوری کو قصور میں تربیتی پروگرام منعقد ہوا جس میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس اور مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب قائد عمومی نے شرکت کی اور تربیتی موضوعات پر تقاریر کیں نظامت علاقہ لاہور کے جملہ عہدیداران بھی شامل ہوئے۔ حاضری 150 رہی۔

10 فروری اور 17 فروری مجلس نظامت ضلع کراچی نے بیت الرحمٰن اور بیت الرحیم گلشن اقبال میں سیرت النبیؐ کے الگ الگ پروگرام منعقد کیے۔ دونوں پروگراموں کی بالترتیب کل حاضری 91 اور 33 رہی۔

17 فروری مجلس انصار اللہ گارڈن ہاؤسنگ اسلام آباد کے زیرِ انتظام PWD کالونی میں جلسہ یوم مصلح موعود منایا گیا۔

جس میں مکرم خالد سیف اللہ صاحب ناظم ضلع نے پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر بیان کیا اور پیشگوئی کے پورا ہونے کا ذکر فرمایا۔ اجلاس میں حضرت مصلح موعود کے کارناموں پر روشنی ڈالی گئی۔ 62 احباب نے شرکت کی۔

23 فروری مجلس انصار اللہ ڈرگ کالونی نے جلسہ یوم مصلح موعود منایا۔ حاضری: 43 رہی۔

24 فروری مجلس واہ کینٹ نے بیت الحمد میں کلو جمیعاً کے پروگرام کے ساتھ تربیتی اجلاس منعقد کیا جس میں حاضری انصار: 30، خدام اطفال: 08 رہی۔

10 مارچ حلقہ سید والا ضلع ننکانہ صاحب کا جلسہ سیرت النبیؐ منعقد ہوا۔ جس میں کل حاضری انصار 25 رہی۔

10 مارچ علاقہ گوجرانوالہ کا سالانہ اجتماع منعقد ہوا تلاوت نظم، تقریر اردو معیار خاص، تقریر فی البدیہہ، حفظ قرآن، دینی معلومات تحریری امتحان مطالعہ کتب، مشاہدہ معائنہ اور کلائی پکڑنا کے علمی اور ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ 4 اضلاع کی 36 مجالس کے 225 انصار شامل ہوئے۔

17 مارچ نظامت علاقہ گوجرانوالہ کا سالانہ اجتماع ربوہ کے ضلع سیالکوٹ میں ہوا۔ صرف کھلاڑی شامل ہوئے رسہ کشی، والی بال، تھالی پھینکنا، گولہ پھینکنا، نیزہ پھینکنا، دوڑ، پیدل چلنا، کلائی پکڑنا اور سائیکل سفر کے ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ کل حاضری 130 کھلاڑی رہی۔

میڈیکل کیمپس و ایثار (خدمت خلق)

یکم فروری مجلس دارالحمد مسعود آباد فیصل آباد میں ایک فری میڈیکل کیمپ کا انعقاد ہوا جس میں 60 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔

فروری میں مجلس انصار اللہ مقامی ربوہ کے زیر انتظام ربوہ کے گرد و نواح میں 21 میڈیکل کیمپس لگائے گئے جن میں 23 ڈاکٹرز صاحبان اور 7 ڈسپنسرز نے 1773 مریضوں کا معائنہ کر کے مفت ادویات دیں۔ نیز میڈیکل کیمپس کے علاوہ 525 بیمار افراد کا علاج کروایا گیا۔ 524 مستحقین کو مبلغ 183735 روپے کی مالی امداد فراہم کی گئی۔

فروری میں مجلس لانڈھی کراچی کے ڈاکٹر مکرم طاہر احمد صاحب نے اپنے کلینک پر 40 مریضوں کا علاج کیا اور مفت ادویات دیں۔

فروری میں مجلس دارالنور فیصل آباد نے دو میڈیکل کیمپس لگائے، ہومیو ڈاکٹر اور ایک ہیلتھ وزیٹر کام کرتے رہے۔

فروری میں مجلس ماڈل کالونی کراچی نے بمقام R-38 اتفاق کالونی ملیر توسیعی کالونی میں چار میڈیکل کیمپس لگائے جن میں 1077 مریضوں کا مفت علاج کیا گیا۔ میڈیکل کے علاوہ بھی 193 اور 54 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔

3 فروری مجلس کنری ضلع عمرکوٹ نے خسرے سے بچاؤ کی دوائی 20 مجالس کے زعماء کو 515 شیشیاں مہیا کیں۔

8 فروری مجلس فضل عمر فیصل آباد کے زیر انتظام چک 84 ج ب سر شمیر میں میڈیکل کیمپ کا انعقاد ہوا جس میں 48 مریضوں کا مفت علاج کیا گیا۔ مکرم ڈاکٹر نصیر احمد صاحب نے اپنی خدمات پیش کیں۔

10 اور 17 فروری زعامت گلشن پارک لاہور کے زیر انتظام مسلم آباد اور گلشن پارک میں لگائے گئے میڈیکل کیمپس میں دو ڈاکٹرز صاحبان نے 1165 مریضوں کا معائنہ کر کے ادویات دیں۔ کیمپوں کے علاوہ 62 مریضوں کا معائنہ کر کے ان کو ادویات دی گئیں۔

10 اور 17 فروری ضلع حافظ آباد کے زیر انتظام ڈیرہ سندھواں اور رکھ والا میں فری میڈیکل کیمپس کا انعقاد ہوا جس میں 190 مریضوں کو مفت ادویات دی گئیں۔

15 فروری مجلس کریم نگر فیصل آباد کے زیر انتظام محلہ غازی آباد نمبر 2 کچی آبادی میں فری میڈیکل کیمپ لگایا گیا۔ اس میڈیکل کیمپ کے ذریعہ 65 مریضوں کا علاج کیا گیا۔

24 فروری مجلس انصار اللہ ضلع اسلام آباد نے پنڈ بیگو وال

میں میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا جس میں 63 مریضوں کا مفت علاج کیا گیا۔

24 فروری مجلس رچنا ٹاؤن لاہور نے علی پارک میں فری میڈیکل کیمپ لگایا جس میں 103 مریضوں کا علاج کیا گیا

وقار عمل

فروری میں مجلس دارالنور فیصل آباد کے 47 انصار نے انفرادی وقارِ عمل کیا۔

20 فروری مجلس دارالحمد فیصل آباد کے تحت وقارِ عمل ہوا کل تعداد شاملین 58 رہی۔

24 فروری ضلع فیصل آباد کے زیرِ انتظام شہری مجالس فضل عمر، دارالفضل اور دارالذکر کا گوکھووال قبرستان میں وقارِ عمل ہوا۔ جس میں 57 انصار نے شمولیت کی۔

13 مارچ میر پور آزاد کشمیر کا ضلعی اجتماعی وقارِ عمل نئی قائم شدہ مجلس نیوسٹی میر پور کے قبرستان میں کیا گیا۔قبرستان کا رقبہ 30 کنال ہے۔وقارِ عمل دو گھنٹے جاری رہا۔تین مجالس کے 36 انصار، 74 خدام اور 32 اطفال شامل ہوئے۔

ذہانت و صحت جسمانی

20 جنوری کو ضلع کی سپورٹس ریلی میں مجلس النور کراچی کے 6 انصار شامل ہوئے۔مجلس میں بھی والی بال، ٹیبل ٹینس کے کھیل جاری کئے گئے ہیں اور سپورٹس ریلی میں شرکت کے لئے تیاری جاری ہے۔

فروری میں مجلس رچنا ٹاؤن کے انصار نے علاقہ لاہور کی سطح پر ہونے والے بیڈمنٹن، کلائی پکڑنا، رسہ کشی، سائیکل ریس، گولہ پھینکنا اور نیزہ پھینکنا کے مقابلہ جات میں حصہ لیا۔

فروری میں علاقہ سرگودہا کی مجالس 97 جنوبی 168 شمالی 98 شمالی، بھلوال، 99 شمالی، منڈی بہاؤالدین، شوگر ملز اور گجرات میں سالانہ سپورٹس ریلی کی تیاری کے سلسلہ میں رسہ کشی، دوڑ، پیدل چلنا، کلائی پکڑنا، سائیکل ریس، گولہ پھینکنا اور نیزہ پھینکنا کے مقابلہ جات ہوئے۔جن میں مجالس کے انصار نے بھرپور حصہ لیا۔مرکزی سپورٹس ریلی میں علاقہ سرگودہا سے 43 انصار شامل ہوئے۔

10 فروری مجلس ماڈل کالونی کراچی کے 15 انصار نے ضلعی سپورٹس ریلی میں شرکت کی اور رسہ کشی اور کلائی پکڑنے کے مقابلہ جات میں حصہ لیا۔

10 اور 13 فروری کو علاقہ لاہور نے ساہیوال اور اوکاڑہ میں کھیلوں کے مقابلہ جات منعقد کروائے جن میں مختلف کھیلوں کے لئے 32 کھلاڑی شامل ہوئے۔

17 فروری مجلس دارالنور فیصل آباد کا پکنک کا پروگرام سنٹر پر منعقد ہوا جس میں گلستان کالونی کے 14 انصار اور منصور آباد کے 33 انصار شامل ہوئے۔

20 فروری مجلس النور کراچی کے انصار کھلاڑیوں نے ضلعی سپورٹس ریلی میں شرکت کی اور والی بال سیمی فائنل میں پہنچنے والی ٹیم میں سات کھلاڑی مجلس النور کے شامل ہوئے۔

22 تا 24 فروری مجلس واہ کینٹ کے 5 کھلاڑیوں نے سالانہ سپورٹس ریلی میں شمولیت فرمائی اور رسہ کشی، والی بال بیڈمنٹن، کلائی پکڑنا، ٹیبل ٹینس، پیدل چلنا، نیزہ پھینکنا دوڑ اور سائیکل ریس میں حصہ لیا۔

22 تا 24 فروری کو ہونے والی سالانہ سپورٹس ریلی میں ضلع فیصل آباد کے 20 انصار نے دوڑ اور گولہ پھینکنے کے مقابلہ جات میں حصہ لیا۔

24 فروری مجلس دارالحمد فیصل آباد نے کلائی پکڑنے کا مقابلہ کروایا جن میں 8 انصار نے حصہ لیا۔

24 فروری ضلع فیصل آباد کی تین شہری مجالس فضلِ عمر دارالفضل اور دارالذکر کے دوڑ و گولہ پھینکنے کے مقابلہ جات ہوئے جس میں تینوں مجالس کے انصار نے بھرپور حصہ لیا۔ حاضری 52 رہی۔

□□□□□□□□□

جب ساری دنیا میں 20 لاکھ مربیان کام کر رہے ہوں گے

قدم بقدم اللہ تعالیٰ وہ وقت بھی لے آئے گا جب ساری دنیا میں ہمارے 20 لاکھ (مربی) کام کر رہے ہوں گے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نور اللہ مرقدہ نے 27/اگست 1945ء فرمایا:

’’جب میں رات کو اپنے بستر پر لیٹتا ہوں تو بسا اوقات سارے جہانوں میں (دعوۃ الی اللہ) کو وسیع کرنے کے لئے میں مختلف رنگوں میں اندازے لگاتا ہوں۔ کبھی کہتا ہوں ہمیں اتنے (مربی) چاہیئے اور کبھی کہتا ہوں اتنے (مربیان) سے کام نہیں بن سکتا اس سے بھی زیادہ (مربی) چاہیئے ...... اپنے ان مزے کی گھڑیوں میں مَیں نے بیس بیس لاکھ (مربی) تجویز کیا ہے۔ دنیا کے نزدیک میرے یہ خیالات ایک واہمہ سے بڑھ کر کوئی حیثیت نہیں رکھتے مگر اللہ تعالیٰ کا یہ قانون ہے کہ جو چیز ایک دفعہ پیدا ہو جائے وہ مرتی نہیں جب تک اپنے مقصد کو پورا نہ کرے۔ لوگ بیشک مجھے شیخ چلّی کہہ لیں مگر میں جانتا ہوں کہ میرے ان خیالات کا خدا تعالیٰ کی پیدا کردہ فضا میں ریکارڈ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اور وہ دن دور نہیں جب اللہ تعالیٰ میرے ان خیالات کو عملی رنگ میں پورا کرنا شروع کر دے گا۔ آج نہیں تو آج سے ساٹھ یا سو سال کے بعد اگر خدا تعالیٰ کا کوئی بندہ ایسا ہوا جو میرے ان ریکارڈوں کو پڑھ سکا اور اُسے توفیق ہو تو وہ ایک لاکھ (مربی) تیار کر دے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ کسی اور بندے کو کھڑا کر دے گا جو (مربیان) کو دو لاکھ تک پہنچا دے گا پھر کوئی اور بندہ کھڑا ہو جائے گا جو میرے اس ریکارڈ کو دیکھ کر (مربیوں) کو تین لاکھ تک پہنچا دے گا۔ اس طرح قدم بقدم اللہ تعالیٰ وہ وقت بھی لے آئے گا جب ساری دنیا میں ہمارے 20 لاکھ (مربی) کام کر رہے ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ کے حضور ہر ایک چیز کا ایک وقت مقرر ہے۔ اس سے پہلے کسی چیز کے متعلق امید رکھنا بیوقوفی ہوتی ہے۔ میرے یہ خیال بھی اب ریکارڈ میں محفوظ ہو چکے ہیں اور زمانہ سے مٹ نہیں سکتے آج نہیں تو کل اور کل نہیں تو پرسوں میرے یہ خیالات عملی شکل اختیار کرنے والے ہیں۔‘‘

(الفضل قادیان 28/اگست 1945ء)

Editor: Ahmad Tahir Mirza
Ph: 047-6212982
Fax: 047-6214631
Cell: 0336-7700250

Monthly
Ansarullah
C. Nagar

Regd #: FR - 8

ansarullahpakistan@gmail.com
magzaine@ansarullahpk.org

Shahadat 1392, April 2013

بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے

سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یکم مارچ 2013ء کے خطبہ جمعہ میں احباب جماعت احمدیہ عالمگیر کو نصائح کرتے ہوئے فرمایا:

''اللہ کرے کہ ہم آپس کے تعلقات میں محبت و مودّت کے جذبات اور ایک دوسرے کے لئے رحم کو بڑھانے والے ہوں۔ وہ جماعت بن جائیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی روشنی میں جس طرح اُن کی خواہش تھی آپ ہمیں بنانا چاہتے تھے۔ دنیا کے امن کی بھی جماعت احمدیہ ضمانت بن جائے۔ (مومن) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کو مان کر آپس کے پیار و محبت اور مودّت کی اہمیت کو سمجھنے والے بن جائیں۔ (۔) لیڈر جو آجکل اپنے ہم وطنوں پر ظلم روا رکھے ہوئے ہیں، اس کو بند کر کے انصاف اور رحم کے ساتھ اپنی رعایا سے سلوک کرنے والے ہوں۔ عوام بھی مفاد پرستوں کے ہاتھوں میں کھیلنے کی بجائے، اُن کا آلۂ کار بننے کی بجائے عقل سے کام لیں اور خدا تعالیٰ کے صحیح حکموں کو تلاش کریں اور اُن پر چلنے کی کوشش کریں۔ مسلمان ممالک پر جو خوفناک اور شدت پسند گروہوں نے قبضہ کیا ہوا ہے، اپنے مفادات کو ہر صورت میں ترجیح دینے والوں نے جو قبضہ کیا ہوا ہے، اللہ تعالیٰ جلد اس سے بھی مسلمان ملکوں کو خصوصاً اور دنیا کو عموماً نجات دلائے تاکہ ہم (دین حق) کی خوبصورت تعلیم کو زیادہ بہتر رنگ میں اور زیادہ تیزی سے دنیا میں پھیلا سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔''

(خطبہ جمعہ یکم مارچ 2013ء بمقام بیت الفتوح، لندن از الفضل انٹرنیشنل لندن 22 تا 28 مارچ 2013ء)